تاتہ وبالا نہ گردد ایں نظام

خطا، نسیان اور جبرواکراہ کی معافی

علماء کرام کے متفقہ مطالبات

یہ کیسے اجنبی ہیں

لمحوں کی خطا، صدیوں کی سزا

اندر کی بات......

دعوتی وتربیتی سرگرمیاں

عالم اسلام

گوشۂ اقبال

مغربی تہذیب کا اضطراب

آج مغربی دنیا کے اندر و باہر عداوت و چپقلش ہے، افراد، طبقات اور برادریوں میں...... کشمکش ہے، جنگ کے خوفناک بادل چھائے ہوئے ہیں، ایک آتش فشاں پہاڑ ہے، جو کسی بھی معمولی سبب پر پھٹنے کے لیے تیار ہے، انسانیت کے حسرتناک خاتمہ کی پر ہول چیخیں ہیں، اعتماد، سکون اور جذباتی ہم آہنگی مفقود ہے، اعصاب اور دل و دماغ پر خوف و ہراس طاری ہے، ایک مسلسل اضطراب ہے، اخلاقی انتشار کا ناقابل قیاس طوفان ہے، ایک روحانی خلا ہے، جو بھرتا نہیں، ایک مستقل مایوسی ہے، جو لاعلاج ہے۔ یہاں صرف یاس و ناامیدی، بدشگونی، حیرت اور اضطراب کا عالم ہے۔

مغربی تہذیب کے اضطراب کی کہانی............... اس کی مستحق ہے کہ اسے بار بار بیان کیا جائے اور اس کی مستقل تکرار ہوتی رہے۔ یہ انسانی زندگی بلکہ اس کی تاریخ کا اہم ترین قصہ اور حکایت ہے، اس لئے کہ مشرق میں اب بھی کچھ ایسے لوگ ہیں جو اس تہذیب کی معصومیت اور اس کے ''تقدس'' پر ایمان رکھتے ہیں۔ انہیں یقین ہے کہ اس جیسی تہذیبیں کبھی مٹ نہیں سکتیں، اور نہ کبھی وہ دیوالیہ ہوسکتی ہے۔ وہ اس کو عقیدت کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں۔

مولانا ابوالحسن علی ندوی

الہدیٰ (344)

سورۃ الاعراف

(آیات:7-10)

ڈاکٹر اسرار احمد

بسم اللہ الرحمٰن الرّحیم

﴿فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِمْ بِعِلْمٍ وَّمَا كُنَّا غَآئِبِيْنَ ﴿٧﴾ وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِ نِ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿٨﴾ وَمَنْ
خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَظْلِمُوْنَ ﴿٩﴾ وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِی الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا
مَعَايِشَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿١٠﴾﴾

”پھر ہم اپنے علم سے اُن کے حالات بیان کریں گے اور ہم کہیں غائب تو نہیں تھے۔ اور اس روز (اعمال کا) تُلنا برحق ہے تو جن لوگوں کے (عملوں کے) وزن بھاری ہوں گے وہ تو نجات پانے والے ہیں اور جن لوگوں کے وزن ہلکے ہوں گے تو یہی لوگ ہیں جنھوں نے اپنے تئیں خسارے میں ڈالا اس لیے کہ ہماری آیتوں کے بارے میں بے انصافی کرتے تھے۔ اور ہمیں نے زمین میں تمہارا ٹھکانا بنایا اور اس میں تمہارے لیے سامانِ معیشت پیدا کیے۔ (مگر) تم کم ہی شکر کرتے ہو۔“

اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ اس کے پیغمبر فریضۂ رسالت کی ادائیگی میں کس قدر جدوجہد کر رہے ہیں اور آپؐ کے صحابہؓ کس طرح آپ کا ساتھ دے رہے ہیں۔ اِسی طرح اللہ ابوجہل اور ابولہب کی کارروائیوں کو بھی دیکھ رہا ہے کہ وہ کس طرح پوری قوت سے اسلام کی مخالفت کر رہے ہیں اور رسول اللہ ﷺ کو اذیتیں پہنچا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم اُن کے سامنے اپنے علم کی بنیاد پر احوال بیان کر دیں گے اور ہم کہیں غائب تو نہ تھے۔ قرآن مجید میں ہی ہے کہ **هو معكم اينما كنتم** ”وہ (اللہ) تمہارے ساتھ ہی ہے، جہاں بھی تم ہو۔“

اس دن وزن حق میں ہی ہوگا یعنی وزن صرف اُن اعمال کا ہوگا جو حق ہوں گے۔ باطل اعمال بے وزن ہوں گے۔ دوسرا ترجمہ یہ بھی ہے کہ اس دن وزن ہی فیصلہ کن ہوگا۔ جس کے نیک اعمال وزنی ہوں گے، وہ کامیاب رہے گا اور جس کے وزن ہلکے ہوں گے سو وہی ہیں جنھوں نے اپنے آپ کو خسارے میں ڈالا، بسبب اس کے کہ وہ ہماری آیات پر ظلم کرتے رہے۔

انسان کو ہر وقت یہ فکر دامن گیر رہتی ہے کہ کہیں زمین پر خوراک کی قلت نہ پیدا ہو جائے۔ زمین کے خزانے لگاتار انسانوں کے استعمال میں ہیں، کسی وقت وہ ختم نہ ہو جائیں۔ یہاں اللہ تعالیٰ بندوں کو اطمینان دلا رہے ہیں کہ (اے انسانو!) ہم نے تمہیں زمین میں تمکن (ٹھہراؤ) عطا فرمایا، اور اس میں تمہارے لیے معاش کے سارے سامان رکھ دیے۔ تمہارے جسم کی جو جو ضرورتیں ہیں وہ یہیں سے پوری ہو رہی ہیں۔ دیکھو، ہم نے تمہارے لیے سمندر سے کیا کیا خوراکیں نکال دی ہیں۔ جان لو، اللہ تعالیٰ کے خزانے ختم ہونے والے نہیں، لیکن تمہارا معاملہ یہ ہے کہ تم بہت کم شکر ادا کرتے ہو۔

فرمان نبویؐ

پروفیسر محمد یونس جنجوعہ

صفوں کو سیدھا اور برابر کرنے کی اہمیت اور تاکید

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ ؓ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُسَوِّيْ صُفُوْفَنَا حَتّٰى كَاَنَّمَا يُسَوِّيْ بِهَا الْقِدَاحَ حَتّٰى رَاٰى اَنَّا قَدْ عَقَلْنَا عَنْهُ ثُمَّ خَرَجَ يَوْمًا فَقَامَ حَتّٰى كَادَ يُكَبِّرُ فَرَاٰى رَجُلًا بَادِيًا صَدْرُهٗ مِنَ الصَّفِّ فَقَالَ عِبَادَ اللّٰهِ لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ اَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ (رواہ مسلم)

حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہماری صفوں کو اس قدر سیدھا اور برابر کراتے تھے گویا کہ ان کے ذریعہ آپؐ تیروں کو سیدھا کریں گے یہاں تک کہ آپؐ کو خیال ہو گیا کہ اب ہم لوگ سمجھ گئے (کہ ہم کو کس طرح برابر کھڑا ہونا چاہیے)۔ اس کے بعد ایک دن ایسا ہوا کہ آپؐ باہر تشریف لائے اور نماز پڑھانے کے لیے اپنی جگہ پر کھڑے بھی ہو گئے، یہاں تک کہ قریب تھا کہ آپؐ تکبیر کہہ کے نماز شروع فرما دیں کہ آپؐ کی نگاہ ایک شخص پر پڑی جس کا سینہ صف سے کچھ آگے نکلا ہوا تھا تو آپؐ نے فرمایا کہ: اللہ کے بندو! اپنی صفوں کو سیدھا اور بالکل برابر کرو، ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے رخ ایک دوسرے کے مخالف کر دے گا۔“

”تا خلافت کی بنا ‘ دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر“

قیام خلافت کا نقیب

ہفت روزہ
لاہور

ندائے خلافت

جلد 17
16 تا 22 اکتوبر 2008ء
16 تا 22 شوال المکرم 1429ھ
شمارہ 41

بانی: اقتدار احمد مرحوم
مدیر مسئول: حافظ عاکف سعید
نائب مدیر: محبوب الحق عاجز

مجلس ادارت

سید قاسم محمود۔ ایوب بیگ مرزا
سردار اعوان۔ محمد یونس جنجوعہ
نگران طباعت: شیخ رحیم الدین

پبلشر: محمد سعید اسعد، طابع: رشید احمد چوہدری
مطبع: مکتبہ جدید پریس، ریلوے روڈ لاہور

مرکزی دفتر تنظیم اسلامی:

67۔اے علامہ اقبال روڈ گڑھی شاہو لاہور۔54000
فون: 6366638 - 6316638 فیکس: 6271241
E-Mail:markaz@tanzeem.org
مقام اشاعت: 36۔کے ماڈل ٹاؤن لاہور۔54700
فون: 03-5869501

قیمت فی شمارہ 10 روپے

سالانہ زرِ تعاون
اندرونِ ملک......300 روپے
بیرون پاکستان

انڈیا---------------------(2000 روپے)
یورپ، ایشیا، افریقہ وغیرہ (2500 روپے)
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (3000 روپے)
ڈرافٹ، منی آرڈر یا پے آرڈر
”مکتبہ خدام القرآن“ کے عنوان سے ارسال کریں
چیک قبول نہیں کیے جاتے

”ادارہ“ کا مضمون نگار حضرات کی رائے
سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

اداریہ
ایوب بیگ مرزا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تا تہ و بالا نہ گردد ایں نظام

کل دنیا اس وقت مالیاتی بحران سے گزر رہی ہے۔ یہ بحران اگرچہ اچانک نمودار ہوا ہے لیکن اس کی وجوہات فوری طور پر پیدا نہیں ہوئیں۔ حقیقت یہ ہے کہ سرمایہ دارانہ نظام اپنے منطقی انجام کی طرف بڑھ رہا ہے۔ یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ کیپٹلزم ہے کیا؟ اس نظام کی بنیادیں معاشی کم اور سیاسی و عسکری زیادہ ہیں۔ کیپٹلزم کی مثال گلے بان اور گلے کی طرح ہے۔ بڑے سرمایہ دار گلے بان کی حیثیت سے دنیا کو بھیڑوں کا گلا بنائے ہوئے ہیں۔ چین اس نظام کا جزوی طور پر حصہ دار بنا، اس لیے مکمل طور پر اس جال میں نہ پھنسا۔ کیپٹلزم میں سود کو جڑ اور بنیاد کی حیثیت حاصل ہے۔ دنیا کی معیشت میں سود کو مرکزی حیثیت یہود کی کوششوں اور چالاکیوں سے حاصل ہوئی۔ دنیا میں اس وقت یہودیوں کی تعداد ڈیڑھ کروڑ سے کم ہے یعنی وہ دنیا کی کل آبادی کا 1/400 بھی نہیں ہیں۔ اتنی قلیل تعداد سے دنیا پر سیاسی اور عسکری غلبہ حاصل کر لینا ممکن نہ تھا۔ Give the devil his due کے مصداق یہودیوں کی ذہانت اور چالاکی کی داد دینا ہو گی کہ انہوں نے انیسویں صدی کے اواخر اور بیسویں صدی کے آغاز میں یہ بھانپ لیا تھا کہ سائنسی ترقی سے دنیا کے سکڑنے کی وجہ سے عالمی سطح پر تجارت ہزاروں گنا زیادہ بڑھ جائے گی، لہٰذا عالمی سطح پر اثر و رسوخ اور غلبہ کے لئے اب مضبوط معیشت عسکری قوت سے بھی زیادہ اہم رول ادا کرے گی۔ ہم (یعنی یہودی) چھوٹی قوم ہوتے ہوئے معاشی طور پر انتہائی مضبوط ہوں گے تو سکڑی ہوئی اس دنیا کی بڑی اقوام چاہے وہ سیاسی اور عسکری لحاظ سے کتنی ہی مضبوط کیوں نہ ہوں، ہمارے سامنے جھکنے پر مجبور ہوں گی۔ اگرچہ وقت کی سپر قوت کو اپنے زیر اثر رکھنے کی پالیسی وہ صدیوں پہلے ترتیب دے چکے تھے اور اس پر عمل پیرا بھی تھے لیکن دنیا کے چھوٹے ہونے اور باہمی تجارت بڑھنے سے مال و زر کی بنیاد پر دنیا کو کنٹرول کرنا آسان تھا اور یہ تسلیم کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں کہ یہودی مال اکٹھا کرنے اور اسے سنبھالنے کے زبردست ماہر ہیں۔ کاغذی کرنسی کا چلن بھی اسی دور میں ہوا جس نے عیار یہودی کا کام بہت آسان کر دیا کیا۔ علامہ اقبال نے کیا خوب تھا۔

ایں بنوک ایں فکر چالاک یہود
نورِ حق از سینہ آدم ربود
تا تہ و بالا نہ گردد ایں نظام
دانش و تہذیب و دیں سودائے خام

جہاں تک سرمایہ دارانہ نظام کا تعلق ہے یہ چونکہ باطل کا کھڑا کیا گیا ایک غیر فطری استحصالی نظام ہے جس کی بنیاد سود، ناجائز منافع خوری اور مادر پدر آزاد مارکیٹ پر ہے لہٰذا اس کی ناکامی اور تباہی تو یقیناً اس کا مقدر ہے۔ ہمارے لیے اصل سوال یہ ہے کہ پاکستان کہاں کھڑا ہے۔ ”حیراں ہوں دل کو روؤں کہ پیٹوں جگر کو میں“ کے مصداق کس کس بات کا ماتم کیا جائے۔ یوں معلوم ہوتا ہے جیسے اب ہمارے پاس رونے دھونے اور بین کرنے کے سوا کچھ نہیں رہ گیا، ہم نے اس خباثت بھرے نظام کو اپنایا اور اس کی خباثت میں اپنی طرف سے مزید اضافہ کیا۔ طوالت کے خوف سے صرف ایک مثال پر کفایت کریں گے۔ اس نظام میں بنک تاجروں اور صنعتکاروں کو قرضے دیتے ہیں جو مع سود بر وقت بنکوں کو واپس کیے جاتے ہیں۔ شاذ کے درجے میں ڈیفالٹ کی صورت بھی پیدا ہوتی ہے جسے قانون کے بمطابق ڈیل کر لیا جاتا ہے۔ دوسرے ممالک میں اس معاملے میں چھوٹے یا بڑے سیاسی یا غیر سیاسی اور فوجی و غیر فوجی کا قطعی طور پر لحاظ نہیں رکھا جاتا لیکن ہمارا باوا آدم ہی نرالا ہے۔ پاکستان ←

میں اپنی پارٹی کی حکومت آجائے تو قرضے بنک سے لیے ہی اس لیے جاتے ہیں کہ انہیں ہضم کرنا ہے۔ حکومت بدلنے پر اگر آپ بھی وفاداری بدل لیں تو کوئی آپ کا بال بیکا نہیں کر سکتا۔ حقیقت یہ ہے کہ ہمیں ایوبی مارشل لاء سے قرضوں کا نشہ لگایا گیا اور ہم دلدل میں پھنستے چلے گئے۔ ہماری حماقت وجہالت کی انتہا یہ ہے کہ ہم اس دلدل سے نکلنے کا طریقہ یہ سمجھتے ہیں کہ نشہ آور دوا میں اور اضافہ کر دیا جائے۔ ورلڈ بنک اور آئی ایم ایف نے جب ہمیں نیم مردہ کر دیا تو اب اس کو لاش سمجھ کر فرینڈز آف پاکستان کنشوریم کے حوالے کیا جا رہا ہے۔ اگرچہ طوطی کی نقار خانے میں کون سنے گا، بہر حال ہم اپنا فرض ادا کرتے رہیں گے۔ اِس بیماری کا واحد اور فوری علاج یہ ہے کہ قرضوں کی معیشت پر لعنت بھیجی جائے۔ اگر ہم ایٹم بم بنانے کے لئے گھاس کھانے کو تیار تھے تو اپنی آزادی، خودمختاری اور سلامتی کی حفاظت کے لئے کیوں قربانی نہیں دیں گے۔ پاکستان کے پاس اِس وقت نو ارب ڈالر کے قریب زرمبادلہ کے ذخائر ہیں جبکہ بیرونی قرضے کی ادائیگی چوالیس (44) ارب ڈالر کے لگ بھگ ہے۔ انتہائی مصدقہ اطلاع کے مطابق پاکستانیوں کے دنیا بھر میں ایک (125) ایک سو پچیس ارب ڈالر کے قریب مختلف بینکوں میں پڑے ہیں۔ اگر ہم اِس ملک کی سلامتی اور آزادی کے بارے میں مخلص ہیں تو پاکستان کے اِس خون کو واپس پاکستان کے جسد میں داخل کریں، یقیناً یہ مردہ زندہ ہو جائے گا اور طے کریں کہ کسی صورت میں بھی قرضے کی لعنت خود پر مسلط نہیں ہونے دیں گے۔ اِس نیک کام کا آغاز حکمرانوں کو کرنا چاہیے۔ ہمیں یقین ہے، عوام اُن کی پیروی کریں گے۔ پھر سیاسی اور عسکری سطح پر بھی ہمیں کوئی Do more کہنے کی جرأت نہیں کر سکے گا اور ہم آزاد خارجہ پالیسی ترتیب دے سکیں گے۔ وگرنہ معاشی غلامی نے آج ہمیں اگر اس سطح پر پہنچایا ہے کہ آصف زرداری یہ کہنے اور ماننے پر مجبور ہیں کہ امریکہ ہماری سرزمین پر ہماری مرضی سے حملے کر رہا ہے تو کل کلاں قرض خواہ کے مطالبے پر ہمیں اپنے ایٹمی اثاثہ جات سپر پاورز کو پلیٹ میں رکھ کر پیش کرنے پڑیں گے۔ بصورت دیگر سلامتی کونسل سے اپنی مرضی کی قرارداد منظور کروا کر ہمیں پتھر کے دور میں دھکیلنے کی دھمکی دوبارہ دی جاسکتی ہے۔

ہم نے آغاز میں تحریر کیا تھا کہ ساری دنیا کا مالیاتی نظام بحرانی کیفیت سے گزر رہا ہے۔ حقیقت میں اصل معاملہ امریکہ کا ہے سٹینڈرڈ آف لائف کی بے جا ترقی نے پیداواری اخراجات میں زبردست اضافہ کر دیا ہے۔ امریکہ کے پاس اب اسلحہ کے سوا دنیا کو اور کچھ دینے کے لیے نہیں۔ چین کے سستے مال نے امریکہ کی برآمدات کا خاتمہ ہی نہیں کیا بلکہ امریکہ کے اندر چینی مال تجارت کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں لہٰذا اُسے تجارتی خسارے کا سامنا ہے۔ امریکہ اِس وقت دنیا کا سب سے زیادہ مقروض ملک ہے۔ ہر امریکی بچہ 64000 ڈالر کا قرض سر لے کر پیدا ہوتا ہے۔ عراق اور افغانستان نے جلتی پر تیل کا کام کیا ہے۔ امریکی معیشت زوال پذیر ہے لیکن بینک ڈوبنے اور دیوالیہ کا شور قبل از وقت ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ امریکہ کی نیت میں فتور آ گیا ہے۔ مشرقِ وسطیٰ کی تیل سے مالا مال ریاستوں کا خزانہ امریکہ میں جمع ہے۔ چین نے برآمدگی بڑھانے کے جنون میں کثیر رقم امریکی بینکوں میں جمع کرائی ہوئی ہے۔ امریکہ کی للچائی ہوئی نظریں اب امریکہ میں جمع شدہ دوسرے ممالک کی رقوم پر ہیں۔ اگر امریکہ نے کوئی مجرمانہ حرکت کی تو جہاں دوسرے ممالک کو مالی نقصان ہوگا، وہاں مغرب کا اصل نقصان یہ ہوگا کہ اعتماد ختم ہو جائے گا۔ اور یہ عدم اعتماد سرمایہ دارانہ نظام پر ایسی کاری ضرب لگائے گا کہ اِس نظام کا بچ نکلنا تقریباً ناممکن ہوگا۔ ہم تو خود اِس نظام کی بربادی کے خواہش مند ہیں لیکن اگر اِس کے ملبہ کی چند اینٹیں بھی ہم پر گر گئیں تو ہم بلڈوز ہو جائیں گے۔ لہٰذا فوری اور ہنگامی طور پر یہ قدم اٹھانے کی ضرورت ہے کہ ہم پاکستانی اپنا سرمایہ بیرون ملک سے اپنے ملک منتقل کر کے اپنے پاؤں پر کھڑے ہو جائیں۔ اور پھر پرائے نظاموں پر دو حرف بھیج کر اپنی معیشت کو خالصتاً اسلامی نظام کے عین مطابق استوار کریں۔ لیکن یہ پہلے نظام کو ختم کیے بغیر ممکن نہیں۔

✿✿✿✿✿

رفقاء مطلع رہیں

ان شاء اللہ العزیز تنظیم اسلامی کا کل پاکستان

سالانہ اجتماع

2 نومبر نماز عصر سے 4 نومبر 2008ء نماز ظہر تک (اتوار، سوموار، منگل)

فردوسی فارم دراجکے نزد سادھوکے میں منعقد ہوگا۔

نماز عصر ساڑھے تین بجے ہوگی

رفقاء سے اِن تین ایام کو اللہ کے لیے خالص کر لینے کی درخواست ہے۔

المعلن: ناظم اعلیٰ، تنظیم اسلامی پاکستان

برائے رابطہ: 042-6316638-6366638

اُمتِ محمدیہؐ کے لیے

خطا، نسیان اور جبر واکراہ کی معافی

حدیث رسول ﷺ کی تشریح و توضیح

مسجد جامع القرآن، قرآن اکیڈمی، لاہور میں بانی تنظیم اسلامی محترم ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ کے خطاب جمعہ کی تلخیص

[آیات قرآنی کی تلاوت، احادیث زیر درس کے بیان اور خطبہ مسنونہ کے بعد]

حضرات! میں نے آپ کو جو حدیث سنائی ہے، یہ اگرچہ اپنے حجم کے اعتبار سے بہت چھوٹی ہے، مگر اپنے معانی کے اعتبار سے بہت جامع ہے۔ ایسے معلوم ہوتا ہے گویا کوزے میں دریا بند ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ :

((اِنَّ اللّٰہَ تَجَاوَزَ لِیْ عَنْ اُمَّتِی الْخَطَأَ وَالنِّسْیَانَ ، وَمَا اسْتُکْرِھُوْا عَلَیْہِ))

(حدیث حسن، رواہ ابن ماجہ والبیہقی وغیرھما)

سیدنا ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے میری خاطر میری امت سے (تین قسم کے کاموں اور گناہوں کو) معاف کر دیا ہے: خطا، نسیان اور وہ کام جن کے کرنے پر انسان مجبور کر دیا جائے۔''

یعنی تین کام خطا، نسیان اور وہ کام کہ جس کے کرنے پر آدمی کو مجبور کر دیا جائے، ایسے ہیں جن پر کوئی محاسبہ اور مواخذہ نہیں ہوگا۔ اس ضمن میں سورۃ البقرہ کی آخری آیت بہت اہم ہے۔ فرمایا:

﴿لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا ؕ لَھَا مَا کَسَبَتْ وَعَلَیْھَا مَا اکْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِیْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَآ اِصْرًا کَمَا حَمَلْتَہٗ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَۃَ لَنَا بِہٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ٝ وَاغْفِرْ لَنَا ٝ وَارْحَمْنَا ٝ اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ ﴿۲۸۶﴾﴾

''اللہ کسی شخص کو اُس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔ (اگر آدمی) اچھے کام کرے گا تو اس کو اُن کا فائدہ ملے گا، بُرے کام کرے گا، تو اُسے اُن کا نقصان پہنچے گا۔ اے پروردگار! اگر ہم سے بھول یا چوک ہو گئی ہو تو ہم سے مواخذہ نہ کیجیو۔ اے پروردگار! ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈالیو جیسا تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا۔ اے پروردگار! جتنا بوجھ اُٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں اتنا ہمارے سر پر نہ رکھیو۔ اور (اے پروردگار) ہمارے گناہوں سے درگزر کر اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما۔ تو ہی ہمارا مالک ہے اور ہم کو کافروں پر غالب فرما۔''

اس آیت کے پہلے حصے میں تو ایک عظیم خوشخبری ہے، اور وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ کسی جان کو بھی ذمہ دار نہیں ٹھہرائے گا، مگر اس کی وسعت کے مطابق۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں جو حساب کتاب ہوگا وہ انسان کی صلاحیت، قدرت اور طاقت کے مطابق ہوگا۔ دنیا کے قانون میں یہ بات نہیں دیکھی جاتی۔ ایک آدمی چوری کرتا ہے، تو قانون اُسے سزا دیتا ہے۔ وہ یہ نہیں دیکھتا کہ چوری کرنے والے کی مجبوری کیا تھی۔ جبکہ اللہ کے ہاں ایسا معاملہ نہیں۔ اللہ لوگوں کے ساتھ ان کی وسعت اور طاقت کے مطابق معاملہ کرے گا۔ اگر کسی کی وسعت کم ہے، تو اُس کا محاسبہ ہلکا ہوگا۔ اگر وسعت زیادہ ہے تو محاسبہ بھی اسی قدر سخت ہوگا۔

> **دنیاوی قانون کے برعکس اللہ تعالیٰ کے ہاں جو حساب کتاب ہوگا وہ انسان کی صلاحیت، قدرت اور طاقت کے مطابق ہوگا۔ اگر کسی کی وسعت کم ہے، تو اُس کا محاسبہ ہلکا ہوگا۔ اگر وسعت زیادہ ہے تو محاسبہ بھی اسی قدر سخت ہوگا**

یہاں ایک شیطانی وسوسہ کی اصلاح بھی ضروری ہے۔ بعض اوقات آدمی کے دل میں یہ وسوسہ پیدا ہوتا ہے کہ میرے اندر اِس کام کی صلاحیت ہی نہیں، اور یوں وہ دین کے کام سے بری ہو جاتا ہے۔ یہ وسوسہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے، جسے آدمی کو اپنے قریب نہیں آنے دینا چاہیے۔ آدمی کو یہ خیال کرنا چاہیے کہ اگر اس میں صلاحیت اور طاقت نہ ہو، تو وہ دنیا کمانے میں اتنی کامیابی کیونکر حاصل کرتا۔ اگر اس نے دنیا کمانے میں بڑا مرتبہ حاصل کیا ہے، تو اِس کا مطلب یہ ہے کہ اس کے اندر صلاحیت کی کمی نہیں بلکہ اصل بات یہ ہے کہ وہ محض شیطان کی وسوسہ اندازی سے اپنی دینی ذمہ داریوں سے فرار حاصل کرنا چاہتا ہے۔

اس آیت کے دوسرے حصے میں یہ بات واضح فرمائی کہ ہر نفس کے لیے وہی کچھ ہے جو اس نے (بھلا) کمایا اور اس نے جو گناہ کیا اس کا وبال بھی اُسی پر آئے گا۔ ظاہر ہے، روزِ قیامت کوئی شخص دوسرے کا بوجھ نہیں اُٹھائے گا۔ نہ باپ بیٹے کا بوجھ اُٹھائے گا، نہ بیٹا باپ کا۔ نہ شوہر بیوی کا بوجھ اٹھائے گا نہ بیوی شوہر کا۔ ہر ایک کو اپنا بوجھ خود ہی اُٹھانا ہوگا۔

آیت کے آخری حصے میں ایک دعا تلقین کی گئی ہے۔ ﴿رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِیْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا﴾ ''اے پروردگار! اگر ہم سے بھول یا چوک ہو گئی ہو تو ہم سے مواخذہ نہ کیجیو۔'' نسیان تو بھول جانا ہے۔ فرض کریں، انسان نے ایک کام کرنا تھا، بات ذہن سے نکل گئی، تو یہ نسیان ہے۔ خطا یہ ہے کہ آدمی ایک نشانہ لگا رہا تھا، مگر نشانہ نہ لگ سکا۔ نشانہ خطا ہو گیا۔ نسیان اور خطا پر مواخذہ نہ کرنے کی التجا کے ساتھ ایک اور بات کی درخواست کی گئی کہ ﴿رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَآ اِصْرًا کَمَا حَمَلْتَہٗ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَۃَ لَنَا بِہٖ ۚ﴾ ''اے پروردگار! ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈالیو جیسا تو نے ہم سے

پہلے لوگوں پر ڈالا تھا۔ ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈال جس (کو اٹھانے) کی ہمارے اندر طاقت نہ ہو۔" اِس میں اشارہ شریعت موسوی کی طرف ہے۔ بنی اسرائیل کے لیے شریعت میں سختیاں بھی تھیں۔ مثال کے طور پر اُن کا روزہ رات ہی سے شروع ہو جاتا۔ اُن کے ہاں سحری کا کوئی تصور نہ تھا۔ اِسی طرح احکام سبت کے ضمن میں ان پر یہ پابندی تھی کہ وہ ہفتہ کا پورا دن کوئی دنیاوی کام نہیں کریں گے، بلکہ صرف عبادت میں بسر کریں گے۔ آج بھی بعض باعمل یہودی اِس دن کوئی کام نہیں کرتے، یہاں تک کہ فون تک نہیں سنتے، صرف عبادت میں مشغول رہتے ہیں۔ اِس کے برعکس شریعت محمدیؐ میں بہت آسانیاں کی گئیں۔ نبی اکرم ﷺ کے صدقے آپؐ کی امت کے لیے بہت نرمی کی گئی ہے۔ آپؐ نے امت کو اصول بھی یہی دیا ہے کہ "یسروا ولا تعسروا" لوگوں کے لیے آسانیاں پیدا کرو، سختی نہ کیا کرو"۔ سورۃ الاعراف میں نبی کرم ﷺ کی شان ہی یہ بیان فرمائی گئی کہ:

﴿يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ﴾ (آیت: 157)

"وہ (محمد رسول اللہ ﷺ) انہیں نیک کام کا حکم دیتے ہیں اور برے کام سے روکتے ہیں اور پاک چیزوں کو اُن کے لئے حلال کرتے ہیں اور ناپاک چیزوں کو اُن پر حرام ٹھہراتے ہیں اور اُن پر سے بوجھ اور طوق جو اُن (کے سر) پر (اور گلے میں) تھے اتارتے ہیں۔"

حدیث زیر درس میں خطا اور نسیان کے بعد تیسری چیز جس کا مواخذہ امت سے اُٹھالیا گیا، وہ جبر واکراہ ہے۔ وما استکرھوا علیہ۔ جبر دو طرح کا ہے۔ ایک خارجی ہے اور دوسرا داخلی۔ خارجی جبر کی مثال یہ ہے کہ فرض کریں، ایک کافر ایک مسلمان کو مجبور کر رہا ہے کہ کلمہ کفر کہو، ورنہ تمہیں قتل کر دیا جائے گا۔ اِس حالت میں جان بچانے کی غرض سے کلمہ کفر کہہ دینے کی اجازت ہے۔ جیسا کہ فرمایا:

﴿مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ مِنْ بَعْدِ إِيمَانِهِ إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ وَلَكِنْ مَنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِنَ اللَّهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝﴾ (النحل)

"جس نے اللہ پر ایمان لانے کے بعد کفر کیا (اس پر اللہ کا غضب اور عذاب الیم ہے) لیکن جسے مجبور کیا جائے اور اس کا دل ایمان پر مطمئن ہو (اس پر کوئی گرفت نہیں) بلکہ وہ جو (دل سے اور) دل کھول کر کفر کرے تو ایسوں پر اللہ کا غضب ہے اور ان کو بڑا سخت عذاب ہوگا۔"

یہ آیت حضرت عمار بن یاسرؓ کے بارے میں نازل ہوئی، جو بنو مخزوم کے غلام تھے۔ انہوں نے اور ان کے والدین نے اسلام قبول کیا تو ان پر قیامت ٹوٹ پڑی۔ مشرکین، جن میں ابو جہل پیش پیش تھا، سخت دھوپ کے وقت انہیں پتھریلی زمین پر لے جا کر اس کی تپش سے سزا دیتے۔ ایک بار انہیں اسی طرح سزا دی جا رہی تھی کہ نبی ﷺ کا گزر ہوا۔ آپؐ نے فرمایا: آلِ یاسر صبر کرنا۔ تمہارا ٹھکانا جنت ہے۔ آخر کار یاسرؓ ظلم کی تاب نہ لا کر وفات پا گئے اور سمیہؓ جو حضرت عمارؓ کی والدہ تھیں، ان کی شرمگاہ میں

پریس ریلیز — **10 اکتوبر 2008ء**

امریکہ یہودی سازش کے تحت ہماری فوج اور عوام میں تصادم کرا کر ایٹمی پاکستان کی سالمیت کو پارہ پارہ کرنا چاہتا ہے

نام نہاد دہشت گردی کے خلاف امریکہ کی جنگ محض ڈھونگ ہے، یہ دراصل اسلام کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کی یہودی سازش کا حصہ ہے

سوات اور باجوڑ میں اندھا دھند فوجی کارروائی کی بجائے مخلص مقامی عمائدین کو ساتھ ملا کر ملک کے اصل دشمنوں کے خلاف مؤثر کارروائی کا اہتمام کیا جائے

حافظ عاکف سعید

پاکستان کے موجودہ حالات کے باعث عام آدمی احساس عدم تحفظ کا شکار ہے۔ مہنگائی کے سیلاب نے عوام کی کمر توڑ ڈالی ہے۔ ان حالات میں بہتری اس وقت تک ممکن نہیں جب تک ہم اللہ کے باغیوں کی غلامی ترک کر کے اللہ کی غلامی اختیار نہیں کرتے۔ ان خیالات کا اظہار امیر تنظیم اسلامی حافظ عاکف سعید نے مسجد دارالسلام باغ جناح میں خطاب جمعہ کے دوران کیا۔ انہوں نے کہا کہ عالمی سطح پر دہشت گردی کے خلاف امریکہ کی جنگ محض ڈھونگ ہے، یہ دراصل اسلام کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کی یہودی سازش کا حصہ ہے۔ اسی سازش کے تحت امریکہ ہماری فوج اور عوام میں تصادم کے ذریعے ایٹمی پاکستان کی سالمیت کو پارہ پارہ کرنا چاہتا ہے۔ پاکستان کے اندر تخریب کاری اور دہشت گردی کے واقعات بھی اصلاً امریکہ کے اسی ناپاک ایجنڈے کا حصہ ہیں۔ ان حالات میں پاکستان کی سالمیت کے تحفظ کی خاطر حکومت پر لازم ہے کہ وہ امریکی اتحاد سے علیحدگی اختیار کرے اور پاکستانی سرحدوں کے اندر امریکی کارروائی کا ہمت کے ساتھ بھرپور جواب دیا جائے۔ سوات اور باجوڑ میں اندھا دھند فوجی کارروائی کے ذریعے بے گناہ عوام کا قتل عام بند کر کے مخلص مقامی عمائدین کو ساتھ ملا کر ملک دشمن اصل دشمنوں کے خلاف مؤثر کارروائی کا اہتمام کیا جائے، اور اس ضمن میں ملک کے تمام اہم مکاتب فکر کے چوٹی کے علماء کے مرتب کردہ متفقہ مطالبات پر فوری عمل کیا جائے۔ مزید برآں امریکہ اور نیٹو جیسی عالمی طاقتوں کے مقابلے میں کائنات کی عظیم ترین قوت کی نصرت وحمایت حاصل کرنے کے لیے پوری قوم بشمول حکمران، اللہ کی وفاداری کو اپنا شعار بنائے۔ اگر ہم نے یہ کام کر لیا تو امریکہ، اسرائیل اور بھارت کی پاکستان اور اسلام کے خلاف تمام سازشیں اللہ کی مدد و نصرت سے یقیناً ناکام و نامراد ہوں گی۔ (جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشر واشاعت تنظیم اسلامی، پاکستان)

ابوجہل نے نیزہ مارا، اور وہ دم توڑ گئیں۔ یہ اسلام میں پہلی شہیدہ ہیں۔ حضرت عمارؓ پر سختی کا سلسلہ جاری رہا۔ انہیں کبھی دھوپ میں تپایا جاتا تو کبھی ان کے سینے پر سرخ پتھر رکھ دیا جاتا اور کبھی پانی میں ڈبو دیا جاتا۔ ان سے مشرکین کہتے تھے کہ جب تک تم لات وعزیٰ کے بارے میں کلمہ خیر نہ کہو گے ہم تمہیں چھوڑ نہیں سکتے۔ حضرت عمارؓ نے مجبوراً ان کی بات مان لی۔ پھر نبی ﷺ کے پاس روتے اور معذرت کرتے ہوئے تشریف لائے۔ اس پر سورۃ النحل کی متذکرہ بالا آیت نازل ہوئی۔

تو جان بچانے کی خاطر کلمۂ کفر کہہ دینے کی بھی رخصت ہے۔ دین میں رخصتیں بھی ہیں اور عزیمت بھی ہے۔ جو صاحبِ عزیمت ہوتے ہیں وہ روشن چراغ بن جاتے ہیں۔ لوگ اُن کی پیروی کرتے ہیں۔ اُن کے تذکرے سے دلوں میں ایمانی جذبات اُبھرتے ہیں۔

جبر کی دوسری صورت داخلی ہے۔ فرض کریں آپ کو کھانے کو کچھ نہیں مل رہا اور آپ بھوک سے مر رہے ہیں، تو ایسی صورت میں اگر آپ کوئی حرام چیز بھی کھا لیتے ہیں، تو یہ اضطراری کیفیت ہے، یہ مجبوری ہے، جس پر کوئی گناہ نہیں۔ ایسی حالت میں آدمی سور بھی کھا سکتا ہے، مردار بھی کھا سکتا ہے، لیکن دو شرطیں ہیں۔ ایک یہ کہ نافرمانی نہ کرے۔ نافرمانی یہ ہے کہ نوبت اضطرار تک نہ پہنچے اور کھانے لگے۔ اور دوسرے یہ کہ زیادتی نہ کرے یعنی مقصود جان بچانا ہو، صرف اتنا کھائے کہ جان بچ جائے، اِس سے زیادہ نہ کھائے۔ یہی بات سورۃ البقرہ میں فرمائی گئی

﴿اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَیۡکُمُ الۡمَیۡتَۃَ وَالدَّمَ وَلَحۡمَ الۡخِنۡزِیۡرِ وَمَاۤ اُہِلَّ بِہٖ لِغَیۡرِ اللّٰہِ ۚ فَمَنِ اضۡطُرَّ غَیۡرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَاۤ اِثۡمَ عَلَیۡہِ ؕ﴾

(آیت 173)

”اس نے تم پر مرا ہوا جانور لہو اور سؤر کا گوشت اور جس چیز پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام پکارا جائے حرام کر دی ہے۔ ہاں جو کوئی ناچار ہو جائے (بشرطیکہ) اللہ کی نافرمانی نہ کرے اور حد (ضرورت) سے باہر نہ نکل جائے، اس پر کچھ گناہ نہیں۔“

فقہاء نے یہ اصول دیا کہ مجبوری میں ممنوع چیزیں مباح ہو جاتی ہیں۔ لیکن یہ مجبوری فی الواقع اضطرار کی صورت میں ہو۔ یہ نہ ہو کہ ذرا سی مشکل آئے، اور آدمی ممنوعات میں منہ مارنے لگے...... بہر حال اللہ تعالیٰ نے ہم امت محمدیہ کے لیے خطا، نسیان اور جبر واکراہ کے معاملہ میں مواخذہ اٹھا لیا ہے۔ یہ اللہ کا بہت بڑا فضل ہے، جو آپ کے صدقے ہم پر ہوا ہے۔ (تلخیص: محبوب الحق عاجزؔ)

پریس ریلیز **13 اکتوبر 2008ء**

امریکی سرپرستی میں نام نہاد دہشت گردی کے خلاف قائم کیے جانے والے اتحاد سے فوری علیحدگی اختیار کی جائے

مشرف دور میں ہونے والے اُن خفیہ معاہدوں کو بھی پبلک کیا جائے جن کے مطابق امریکی افواج کو پاکستان پر حملوں کی اجازت دی گئی ہے

تنظیم اسلامی کی مرکزی مجلس عاملہ کی متفقہ قرار داد

تنظیم اسلامی کی مرکزی مجلس عاملہ کا اجلاس گزشتہ روز تنظیم اسلامی کے مرکزی دفتر واقع گڑھی شاہو لاہور میں ہوا۔ ملک کے طول وعرض سے آئے ہوئے ارکان عاملہ نے ملک وملت کو درپیش صورت حال کو انتہائی تشویشناک قرار دیتے ہوئے امریکی میزائل حملوں سے بے گناہ شہریوں کی شہادت پر شدید غم وغصہ کا اظہار کیا اور ایک متفقہ قرارداد کے ذریعے مطالبہ کیا کہ

1۔ امریکی سرپرستی میں نام نہاد دہشت گردی کے خلاف قائم کیے جانے والے اتحاد سے فوری علیحدگی اختیار کی جائے۔

2۔ سوات اور باجوڑ میں اندھا دھند فوجی کارروائی کے ذریعے بے گناہ عوام کے قتل عام کا سلسلہ فوری طور پر بند کیا جائے اور مقامی مخلص عمائدین کے ساتھ مل کر ملک دشمن اصل مجرموں کی بیخ کنی کا اہتمام کیا جائے۔

3۔ افغانستان میں موجود امریکی افواج کو سامانِ رسد کی ترسیل پاکستان سے بند کی جائے۔

4۔ ملک کی بگڑتی ہوئی سیاسی اور اقتصادی صورت حال سے نبٹنے کے لیے سیاسی رہنماؤں، دانشوروں اور علماء کرام کے مشورے سے کوئی ٹھوس لائحہ عمل بنایا جائے۔

5۔ مہنگائی خصوصاً آٹا کی گرانی اور عدم دستیابی کا فوری طور پر نوٹس لے کر عوام کو ریلیف دیا جائے۔

6۔ معاشی بحران کا اصل اور مستقل حل تو یہ ہے کہ سودی معیشت سے نجات حاصل کر کے ملکی معیشت کو اسلامی اصولوں پر استوار کیا جائے۔ لیکن عارضی اور ہنگامی طور پر موجودہ مالی بحران سے نکلنے کے لیے تمام پاکستانیوں سے گزارش کی جائے کہ وہ اپنے بیرون ملک سرمائے کو فوری طور پر پاکستان لائیں۔ جس کے پہلے قدم کے طور پر ہمارے حکمران یہ نیک کام کر کے خود اس کی مثال قائم کریں اور ملک وقوم سے وفاداری کا ثبوت فراہم کریں۔

7۔ مشرف دور میں ہونے والے اُن خفیہ معاہدوں کو بھی پبلک کیا جائے جن کے مطابق امریکی افواج کو پاکستان پر حملوں کی اجازت دی گئی ہے۔

(جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشر واشاعت تنظیم اسلامی، پاکستان)

جامعہ حفصہ اور قبائلی علاقوں میں مسلمانوں کی شہادت اور حکومت کی خلاف اسلام پالیسیوں کی بنا پر بہت سے بپھرے ہوئے نوجوان انتقام کی پیاس کو اپنے اور دوسروں کے خون سے بجھا رہے ہیں۔ ہتھیار اٹھانے والے نوجوانوں کے جائز مطالبات پورے کیے جائیں اور اندرون ملک ہر طرح کی خلاف اسلام پالیسیوں اور اقدامات کا سلسلہ بند کیا جائے

ملکی حالات کی خرابی میں بہت بڑا حصہ سماج دشمن عناصر کا ہے

امریکی افواج نے افغانستان میں اپنی شرمناک شکست کو فتح یا باعزت پسپائی میں بدلنے کی خاطر اپنی معاون نیٹو اور بھارتی ایجنسیوں کے ذریعے اپنے ایجنٹوں کو اسلحہ، ڈالر اور پاکستانی کرنسی دے کر ہمارے قبائلی علاقوں میں گھسا دیا ہے

قومی سلامتی کا اولین تقاضا ہے کہ نام نہاد دہشت گردی کے خلاف تعاون کے شرمناک معاہدے سے جلد از جلد جان چھڑائی جائے

ملک بھر کے ممتاز علماء کرام کے فکر انگیز خیالات اور متفقہ مطالبات پر مبنی رپورٹ

گزشتہ دنوں ملک بھر کے تمام مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے جید علماء کرام نے پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس میں شریک قومی اسمبلی و سینٹ کے منتخب ممبران اور سرکردہ حکومتی افراد کے نام وطن عزیز میں جاری پیچیدہ صورتحال کے حوالے سے اپنی قومی و شرعی ذمہ داری سمجھتے ہوئے کچھ تجاویز و گزارشات پیش کیں۔ یہ تجاویز انتہائی قابل غور اور لائق توجہ ہیں۔ قبائلی علاقوں میں فوجی آپریشن، امریکی جارحیت اور ملک بھر میں بم دھماکوں اور خودکش حملوں کے تناظر میں ارباب اقتدار کا فرض ہے کہ وہ ان گزارشات پر ٹھنڈے دل سے غور کریں، اور ان کی روشنی میں نام نہاد دہشت گردی کے خلاف جنگ کے ضمن میں اب تک کی اختیار کی گئی پالیسی میں جوہری تبدیلی لائیں، تاکہ ملک کو گھمبیر صورتحال سے نکالا جاسکے اور اسلام دشمن قوتوں کے مکروہ عزائم کو خاک میں ملایا جائے۔ (ادارہ)

علماء کرام نے تجاویز پیش کی ہیں کہ غیر ملکی طاقتوں کی فرماں برداری ختم کر کے محبِ وطن عوام کو ساتھ ملایا جائے، ہر علاقے کے مقامی علماء، دین دار حضرات اور محبِ وطن عمائدین کو ساتھ ملا کر جرائم پیشہ اور ملک دشمن عناصر اور غیر ملکی ایجنٹوں کو پکڑا جائے اور ان کو سرعام عبرت ناک سزائیں دی جائیں، بمباری، میزائلوں کی بارش اور اندھا دھند فوجی کارروائیاں فوری بند کی جائیں۔ موجودہ خارجہ پالیسی اور خصوصاً امریکا کے ساتھ دہشت گردی کے خلاف تعاون کے پرفریب اور شرمناک معاہدے سے جان چھڑانے کا محتاط راستہ جلد از جلد نکالا جائے جو درحقیقت اپنی ہی سلامتی کا راستہ ہے۔ ہتھیار اٹھانے والے نوجوانوں کے جائز مطالبات پورے اور عدلیہ کو آزاد و بحال کیا جائے کیونکہ فوری انصاف کی فراہمی اور آزاد عدلیہ کے بغیر امن و امان کا قیام ممکن نہیں۔ اندرون ملک ہر طرح کی خلاف اسلام پالیسیوں اور اقدامات کا سلسلہ بند کیا جائے۔ اس بات کی طرف بھی توجہ دلانا ضروری ہے کہ بڑھتی ہوئی مہنگائی اور معاشی بدحالی کے موجودہ طوفان کے مختلف اسباب ہیں لیکن چار بڑے سبب بدامنی، کرپشن، عیاشانہ طرز زندگی اور فحاشی و عریانی ہیں جنہیں ختم کیے بغیر اسلامی جمہوریہ پاکستان کے معاشی استحکام کا تصور نہیں کیا جاسکتا۔ اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کے احکام پامال کر کے مسلمان پنپ نہیں سکتے۔ مغربی دنیا کو سائنسی اور معاشی ترقی رقص و سرور اور فحاشی سے نہیں ملی بلکہ محنت اور ہنرمندی سے حاصل ہوئی ہے۔

علمائے کرام نے کہا کہ قبائل اپنی قدیم روایات کے تحفظ کو بھی اپنی قومی غیرت وحمیت کا لازمی حصہ سمجھتے ہیں اور پاکستان کے دوسرے علاقوں کی بہ نسبت نماز، روزہ اور ستر و حجاب وغیرہ دینی معاملات کے زیادہ پابند اور ان کے بارے میں زیادہ حساس ہیں۔ چنانچہ اگر کوئی حکومت، دین یا اہل دین کا مذاق اڑائے یا دین اور اہل دین کو رسوا کرے یا ان کی قدیم روایات کو پامال کر کے ان پر غیر ملکی حکمرانوں کو یا غیر ملکی نظریات کو مسلط کرنے کی کوشش کرے تو وہ پرامن ہونے کے باوجود اس سے سخت نفرت کرتے ہیں اور غیر ملکی افواج یا غیر اسلامی نظریات کا تسلط ان کے لیے کسی حال میں قابل برداشت نہیں۔ اس وقت وہاں جو بمباری ہو رہی ہے یا تشدد کو روکنے کے لیے جو فوجی آپریشن جاری ہے ان کا زیادہ تر نقصان اسی مظلوم اور پرامن اکثریت کو پہنچ رہا ہے، جس میں بے گناہ جوان، بوڑھے، خواتین اور معصوم بچے لقمۂ اجل بن رہے ہیں۔ ان محبِ وطن مسلمانوں کی اس بھاری اکثریت میں سے بہت سے مخلص مگر مشتعل نوجوان ایسے بھی ہیں جو جامعہ حفصہ اور اپنے علاقوں میں مظلوم مسلمانوں کی شہادت پر اور حکومت کی خلاف اسلام اور نامعقول افغان پالیسی پر غم و غصے اور انتقام کے جذبات سے بپھرے ہوئے ہیں۔ انہوں نے علمائے کرام کے منع کرنے کے باوجود اپنے دینی اخلاص اور علاقائی غیرت کی بنا پر ہی اپنے پیارے عزیزوں کی لاشیں دیکھ کر ہتھیار اٹھا لیے ہیں اور خودکش حملوں کا پاکستان کے اندر ہی وہ راستہ

اختیار کر لیا ہے جو حد درجہ خطرناک ہے، حالانکہ علمائے کرام ایسے حملوں کو پہلے ہی حرام قرار دے چکے ہیں جن کا بے گناہ لوگ نشانہ بن جائیں۔ لیکن مذکورہ بالا اشتعال انگیز اسباب کی بناء پر یہ بپھرے ہوئے نوجوان انتقام کی پیاس کو اپنے

بڑھتی ہوئی مہنگائی اور معاشی بدحالی کے موجودہ طوفان کے مختلف اسباب ہیں لیکن چار بڑے سبب بدامنی، کرپشن، عیاشانہ طرز زندگی اور فحاشی و عریانی ہیں جنہیں ختم کیے بغیر اسلامی جمہوریہ پاکستان کے معاشی استحکام کا تصور نہیں کیا جاسکتا

اور دوسروں کے خون سے بجھا رہے ہیں۔

ملکی حالات کی خرابی میں سماج دشمن عناصر کا بھی بہت بڑا حصہ ہے۔ امریکی افواج اپنی معاون نیٹو افواج نیز بھارتی ایجنسیوں کے ساتھ گزشتہ 7 سال سے افغانستان پر فتح حاصل کرنے کی کوشش کرتی رہی ہیں۔ ان غیر ملکی افواج نے اپنی کھلی آنکھوں نظر آنے والی شرمناک شکست کو فتح یا باعزت پسپائی میں بدلنے کے لیے آخری کوشش یہ کی ہے کہ انہوں نے اپنے ایجنٹوں کو اسلحہ، ڈالر اور افغانی اور پاکستانی کرنسی دے کر ہمارے قبائلی علاقوں میں گھسا دیا ہے اور یہ مصدقہ اطلاعات ہیں کہ جب کچھ ایجنٹ پکڑے گئے یا ان کی لاشیں ملیں تو ان میں سے کئی غیر مختون تھے جو ان کے غیر مسلم ہونے کی واضح علامت ہے۔ یہ لوگ طالبان کے بھیس میں پاکستانی افواج سے لڑ رہے ہیں اور ان علاقوں میں افراتفری پیدا کرنے کے لیے داخل ہوئے ہیں۔ غیر ملکی افواج کی طرف سے بغیر پائلٹ طیاروں کی بمباری ہو یا ان کے میزائلوں کی بارش ہو یا پاکستانی مسلح فورسز کی کارروائیاں ہوں، ان کا زیادہ تر نشانہ بے گناہ مسلمان بن رہے ہیں۔

جن علمائے کرام نے سفارشات پیش کیں ان کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔ (مولانا) محمد سرفراز خان (صاحب) شیخ الحدیث جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ، (ڈاکٹر) عبدالرزاق اسکندر (صاحب) مہتمم جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی، (مولانا) سلیم اللہ خان (صاحب) مہتمم جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی کراچی و صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان، (مفتی) محمد رفیع عثمانی (صاحب) صدر جامعہ دارالعلوم کراچی، (مفتی) محمد تقی عثمانی (صاحب) نائب صدر جامعہ دارالعلوم کراچی، (مولانا) نعیم الرحمٰن (صاحب) ناظم اعلیٰ وفاق المدارس السلفیہ پاکستان، (سید حافظ) ریاض حسین نجفی (صاحب) صدر وفاق المدارس شیعہ پاکستان، (پیر) امین الحسنات شاہ (صاحب) رئیس دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف سجادہ نشین آستانہ عالیہ بھیرہ شریف، (مولانا حافظ) محمد سلفی (صاحب) جامعہ ستاریہ اسلامیہ، (مولانا حافظ) محمد انس مدنی (صاحب) وکیل جامعہ ستاریہ اسلامیہ، (مولانا) عبیداللہ (صاحب) مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور، (قاری) حنیف جالندھری (صاحب) مہتمم جامعہ خیر المدارس ملتان و ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان، (مولانا) محمد اشرف (صاحب) نائب مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی، (مفتی) سید عبدالقدوس ترمذی (صاحب) مہتمم جامعہ حقانیہ ساہیوال سرگودھا، (مفتی) عزیز الرحمٰن (صاحب) جامعہ دارالعلوم کراچی، (مولانا) زاہد الراشدی (صاحب) شیخ الحدیث جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ و سیکرٹری جنرل پاکستان شریعت کونسل، (مولانا) عبدالغفار (صاحب) منتظم جامعہ فریدیہ و قائم مقام خطیب لال مسجد اسلام آباد، (مولانا) محمد اکرم کاشمیری (صاحب) رجسٹرار جامعہ اشرفیہ لاہور، (مفتی) عبداللہ (صاحب) مفتی جامعہ خیر المدارس ملتان، (مفتی) محمد زاہد (صاحب) نائب صدر جامعہ امدادیہ اسلامیہ فیصل آباد، (مفتی) منیب الرحمٰن (صاحب) صدر تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان و مہتمم دارالعلوم نعیمیہ، (مولانا) عبدالمالک (صاحب) صدر رابطۃ المدارس الاسلامیہ پاکستان، (مولانا) قاضی نیاز حسین نقوی (صاحب) نائب صدر وفاق المدارس شیعہ پاکستان، (مولانا) عبدالرحمٰن سلفی (صاحب) امیر جماعت غرباء اہل حدیث پاکستان، (مولانا) محمود احمد حسن (صاحب) شیخ الحدیث جامعہ ستاریہ اسلامیہ، (مفتی) محمد ادریس سلفی (صاحب) رئیس دارالافتاء جماعت غرباء اہل حدیث پاکستان، (مولانا) عبدالرحمٰن اشرفی (صاحب) نائب مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور، (مولانا) انوار الحق (صاحب) نائب مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک صوبہ سرحد، (مفتی) عبدالرؤف (صاحب) نائب مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی، (مفتی) محمد (صاحب) رئیس دارالافتاء والارشاد جامعۃ الرشید کراچی، (مولانا) فضل الرحیم (صاحب) ناظم تعلیمات جامعہ اشرفیہ لاہور، (مولانا) فدا الرحمٰن درخواستی (صاحب) امیر پاکستان شریعت کونسل، (قاری) ارشد عبید (صاحب) ناظم اعلیٰ جامعہ اشرفیہ لاہور، مولانا محمد صدیق (صاحب) شیخ الحدیث جامعہ خیر المدارس ملتان، (مفتی) محمد طیب (صاحب) صدر جامعہ امدادیہ اسلامیہ فیصل آباد، (مولانا) محمد یوسف کرخی (صاحب) مدرسہ عربیہ تعلیم القرآن گلشن بلال کراچی۔

صدر مؤسس مرکزی انجمن خدام القرآن و بانی تنظیم اسلامی

ڈاکٹر اسرار احمد

کے پانچ خطبات جو سالانہ محاضرات ۱۹۹۱ء میں دیئے گئے

حقیقت ایمان

تسوید و ترتیب: **مولانا ابو عبدالرحمٰن شبیر بن نور**

اہم موضوعات: o ایمان کا لغوی اور اصطلاحی مفہوم o ایمان کا موضوع o قانونی اور حقیقی ایمان کا فرق اور ان کے ضمن میں کلامی مباحث o ایمان و عمل کا باہمی تعلق o ایمان اور نفاق o ایمان حقیقی کے سرچشمے

اشاعت خاص 120 روپے اشاعت عام: 60 روپے

یہ کیسے اجنبی ہیں؟

ڈاکٹر اسرار احمد
بانی تنظیم اسلامی

ابدی ہدایت نامہ یعنی قرآن حکیم کی سورۃ الروم کی آیت نمبر 41 میں خالق کائنات نے بحر و بر میں فساد کی کیفیت کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

﴿ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُم بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ﴾ (41)

"خشکی اور تری میں لوگوں کے اعمال کے سبب فساد برپا ہو گیا تاکہ اللہ کو ان کے بعض عملوں کا مزہ چکھائے عجب نہیں کہ وہ باز آ جائیں۔"

یوں تو اس وقت پورے کرہ ارضی پر نوع انسانی عذاب کی کیفیت سے دو چار ہے۔ انسانوں میں سے مسلمان اس کا سب سے بڑا شکار ہیں اور مسلمانوں میں بھی مسلمانانِ پاکستان پوری طرح سے عذاب کی گرفت میں ہیں۔ ذرا ایک لمحے کے لیے رُک کر جائزہ لیجیے کہ ہمارے معاشرے کی حالت کیا ہے؟ ہر طرف بدامنی، خوف اور بے سکونی کا راج ہے۔ کسی جگہ بھی کسی شخص کی جان، مال اور آبرو محفوظ نہیں ہے۔ ہمیں خوراک کی بدترین کمی کا سامنا ہے۔ ہماری زمین کا پانی انسانی حیات کے لیے مضر بنتا جا رہا ہے۔ دریاؤں اور چشموں کے سوتے خشک ہو چکے ہیں۔ باہمی اخوت اور اعتماد کی فضا مفقود ہو چکی ہے۔ نتیجہ ہمارے سامنے ہے کہ بھائی، بھائی کا دشمن بن چکا ہے۔ قوم کے محافظ قوم کے قاتل بن چکے ہیں۔ ہمارے معاشرے کے ہر فرد کا حقیقی مطمع نظر خواہشات نفس کی تکمیل بن چکا ہے، لہٰذا محبت اور مودت عنقا ہیں۔

ادارے ملکی وسائل کی لوٹ مار کی آماجگاہ اور انصاف کے ایوان بکاؤ مال بن چکے ہیں۔۔ رہبر رہزن کا روپ دھار چکے ہیں۔ تعلیم کو تجارت کا ذریعہ اور سود خوری کو سوداگری کا نام دے دیا گیا ہے۔ شرم و حیا کی پاسداری کو جہالت اور ضلالت کو ثقافت قرار دے دیا گیا۔ قانون ساز ادارے قانون شکنی کا سمبل بن گئے ہیں۔ محسنین قوم پابند سلاسل اور مجرم رہبران قوم بن چکے ہیں۔ غرض ہر چیز کے معنی کو تبدیل کر کے رکھ دیا گیا ہے۔ جس معاشرے میں محرم مجرم اور مجرم محرم بن جائے اس معاشرے کی صورت ویسی ہوگی جو آج ہمارے معاشرے کی ہے۔

> صدر نے اس عزم کا اظہار تو کیا کہ میں بے نظیر بھٹو کے قاتلوں کو بچ نکلنے نہیں دوں گا، مگر قبائلی علاقہ جات اور صوبہ سرحد کے بعض علاقوں میں قتل و غارت گری کروانے والے مشرف کو کیوں چھوڑا جا رہا ہے؟ کیا قبائلی علاقہ جات کی بے گناہ بے نظیروں، بلاول، بختاور اور آصفہ کی جانوں کی کوئی قیمت نہیں؟

ہماری قومی بے حسی کا عالم ملاحظہ کیجیے کہ ہماری سرزمین پر کم و بیش 4 لاکھ سے زائد افراد قبائلی علاقوں سے اپنے بستے بستے گھر چھوڑ کر در بدر کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں اور کوئی ان کا پُرسان حال نہیں۔ ان افراد کے پاس کھانے کے لیے کچھ نہیں اور سر چھپانے کے لیے چھت نہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کی مہمان نوازی کے تذکرے پوری دنیا میں زبان زد عام ہیں مگر آج وہ خود اپنی ہی سرزمین پر اجنبی بن گئے ہیں۔ ان لوگوں نے اپنے ہی دیس میں انتہائی غربت کے عالم میں رمضان المبارک گزارا اور میلے کچیلے کپڑوں اور گرد سے اٹے چہروں کے ساتھ عید منائی۔ جس وقت ان لوگوں کو اپنی سرزمین پر سحر و افطار کے لئے روکھی سوکھی بھی دستیاب نہیں تھی، اُس لمحے وزیر اعظم ہاؤس اور دیگر حکومتی اداروں میں پُر تکلف افطار ڈنر سجائے جا رہے تھے اور عید کے موقع پر عید ملن پارٹیوں کا اہتمام ہو رہا تھا۔ ذرا اندازہ لگائیے کہ ان لوگوں کو اس کیفیت سے دو چار کرنے والا شخص آج بھی آرمی ہاؤس میں بیٹھا ہے۔ آج بھی چک شہزاد کے زرعی فارمز میں اُس کا زیر تعمیر 5 ایکڑ پر محیط گھر تزئین و آرائش کے مرحلے سے گزر رہا ہے۔ جس شخص نے امریکہ کی جنگ میں اپنی فوج کے گیارہ سو سے زائد افسران اور جوانوں کو لقمہ اجل بنوا دیا اور ہزاروں بے گناہ معصوم بچوں، بوڑھوں، جوانوں اور خواتین کو امریکی حملوں کا نشانہ بنوایا ہو جس شخص نے عدلیہ کے باوقار ادارے کی عزت کو خاک میں ملانے کا گھناؤنا جرم کیا ہو اور قومی ہیرو کو مجرم بنایا ہو اس شخص کا آرمی ہاؤس میں ایک لحظہ قیام بھی موجودہ حکمرانوں کی سنگین غلطی ہے۔ دکھ کی بات ہے کہ متذکرہ بالا مہمان نواز اجنبیوں کی خواری پر کوئی حکمران پریشان نہیں۔

موجودہ حکمرانوں کی پست ذہنیت کا اندازہ اس امر سے لگائیں کہ نو منتخب صدر کہتے ہیں امریکی جاسوس طیاروں سے میزائل حملے ہماری اجازت سے ہو رہے ہیں۔ لہٰذا اس حالت میں قوم کس سے منصفی چاہیے اور کسے وکیل کرے والی کیفیت سے دو چار ہے۔ انٹرنیشنل ریڈ کراس کمیٹی کا پاکستان کے قبائلی علاقوں کو جنگ زدہ علاقہ قرار دینا ہمارے حکمرانوں کی غفلت کو بے نقاب کرنے کے مترادف ہے۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل نے عالمی برادری سے

> حیرت ہے، وزیر قانون بھارتی جاسوس سربجیت سنگھ سے تو ملاقات کے لیے کوٹ لکھپت جیل چلے گئے، مگر امریکہ میں قیدامت محمدیہؐ کی بیٹی ڈاکٹر عافیہ کی بازیابی کے لیے کسی حکومتی اہلکار کو اُس تک رسائی کی ہمت نہیں ہوئی

بے گھر افراد کی مدد کے لیے اپیل کی ہے جبکہ ہمارے نو منتخب وزیر اعظم اور صدر اپنے ہم وطنوں کے سینے چھلنی کرنے کے لیے ملنے والی امداد کو اپنی فتح قرار دے رہے ہیں۔ ہمارے صدر نے اس عزم کا اظہار تو کیا کہ میں بے نظیر بھٹو کے قاتلوں کو بچ نکلنے نہیں دوں گا، مگر قبائلی علاقہ جات اور صوبہ سرحد کے بعض علاقوں میں قتل و غارت گری

کروانے والے مشرف کو کیوں چھوڑا جا رہا ہے؟ اور اب وہی رول خود کیوں ادا کیا جا رہا ہے؟ کیا قبائلی علاقہ جات کی بے گناہ بے نظیروں، بلاول، بختاور اور آصفہ کی جانوں کی کوئی قیمت نہیں؟

ذرا قوم کو اس چیز کا بھی جواب دیا جائے کہ وزیر قانون کس قانون کے تحت بھارتی جاسوس سربجیت سنگھ سے ملاقات کے لیے کوٹ لکھپت جیل گئے جبکہ امت محمد ﷺ کی بیٹی ڈاکٹر عافیہ ناکردہ جرم کی پاداش میں عالمی دہشت گرد ریاست امریکہ میں پابند سلاسل ہے اور اس کی بازیابی کے لیے کسی حکومتی اہلکار کو اس تک رسائی حاصل کرنے کی ہمت نہیں ہوئی۔ دورۂ امریکہ کے دوران وزیر اعظم گیلانی اور صدر زرداری کی زبانوں پر تالے کیوں پڑے رہے جبکہ اب پوری حکومت ایک بھارتی جاسوس کی رہائی کے لیے پیچ و تاب کھا رہی ہے۔

خدارا! اب تو اس نام نہاد دہشت گردی کی جنگ سے نجات پالو، جس جنگ نے اپنوں کو بے گھر کر دیا، جس جنگ نے ہمیں آپس میں لڑوا دیا، جس جنگ نے خودکش حملوں کے کلچر کو جنم دیا، جس جنگ نے جنت نظیر علاقوں کو جہنم بنا دیا، جس جنگ نے بھائی کو بھائی کے مدمقابل کھڑا کر دیا۔ اس جنگ سے کچھ ملنے والا نہیں۔ اگر اعتبار نہ آئے تو افغانستان کے صوبہ ہلمند میں متعین برطانوی فوج کے کمانڈر بریگیڈئر مارک چارلٹن سمتھ کی پکار سن لو، جو چیخ چیخ کر اپنے حکمرانوں کو بتا رہا ہے کہ ''افغانستان میں جنگ جیتنا ممکن نہیں۔ طالبان کے ساتھ مذاکرات شروع کیے جائیں۔ اگر ایسا نہ ہوا تو بین الاقوامی فوجوں کی واپسی کے بعد بھی جنگ جاری رہے گی''۔ میرے وطن کے حکمرانو! دہشت گردی کی جنگ دہشت گردی کے خلاف جنگ نہیں بلکہ یہ عالمی دہشت گرد ریاست امریکہ کے عالمی دہشت گرد حکمران جارج بش کی دہشت گردی کا شاخسانہ ہے۔ پوری قوم اس پر متفق ہے۔ اگر قوم کے کہنے پر اعتبار نہیں تو برطانوی فوجی کمانڈر کے کہنے پر ہی اعتبار کر لو۔ اور لاکھوں اجنبیوں کو اپنے گھروں میں جانے دو۔ اگر یہ اجنبی گھروں کو نہ لوٹے تو حکمرانو! تم بہت جلد اپنے دیس میں اجنبی بن سکتے ہو۔ ذرا مشرف کو دیکھ لو، کل کا بااختیار صدر آج اپنے ہی ملک میں اجنبی بن گیا ہے۔

تنظیم اسلامی کا پیغام
نظام خلافت کا قیام

غیرت ایمانی سے سرشار ملت اسلامیہ کی ایک عظیم اور جرأت مند بیٹی، جسے حقوق انسانی اور انصاف کے نام نہاد علمبرداروں کے بہیمانہ سلوک اور وحشیانہ مظالم کا سامنا کرنا پڑا

ڈاکٹر عافیہ صدیقی کے نام

مسز نذیر خان خاکوانی

عافیہ!
تو عزت اور غیرت میرے وطن کی
تو بھی تھی کلی اس چمن کی
جو بک گئی اوج بہار
تجھے کچلا، تجھے مسلا
تو جاں بلب تو نحیف و نزار
اب سانس کی لے پہ جینا
نہیں ہے زندگی
تم کب کی مر چکی ہو
موت نے گلے لگایا نہیں
پر زندگی کا دم بھر چکی ہو
جنازہ ہر کسی کا نہیں اٹھتا
بنتا نہیں ہر کسی کا مزار
اپنوں نے ہے بیچا تجھے
تیرے چارسو اس وطن کے صادق اور میر جعفروں کی یلغار
کس کی ہو منتظر؟
یوں کیوں کھڑی ہو
زندگی جیسے مقتل پہ چڑھی ہو
لاکھوں بے بس دعا گو تیرے لئے مگر

اب محمد بن قاسم نہیں آئے گا
بے حسوں کے دور میں اس کا کیسا انتظار؟
اک کتبہ نصب کردو اپنی زندہ لاش کے سرہانے
کہ میں تو نہ ہاری مگر
جیت گیا ڈالروں کا کاروبار
پھول سی
اک نازک اندام
اپنوں کی نظر کرم سے ہوتی
فگار بدن
روح اس کی زخم زخم
بے حس، وحشی اور ظالموں کی نشانہ ستم
اک طرف انتہائے ظلم
اک طرف مانند چٹان بلند عزم
پس دیوار زنداں
جو اس پہ قیامت گزری
جو اس نے سہا تھا
ٹوٹ جائیں گے مگر
لکھ نہ پائیں گے قلم

دعائے مغفرت کی اپیل

- تنظیم اسلامی حلقہ سرحد جنوبی کے مبتدی رفیق محمد ابراہیم کے بڑے بھائی بقضائے الٰہی وفات پا گئے
- تنظیم اسلامی وسطی کراچی کے رفیق عمر بن عبدالعزیز کے والد وفات پا گئے
- رفیق تنظیم اسلامی قرآن اکیڈمی عبدالغفور مسافر کی خالہ اور شعبہ مطبوعات کے کارکن محمد خلیق کی پھوپھی وفات پا گئی ہیں۔

اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔
رفقائے تنظیم اسلامی اور قارئین ندائے خلافت سے دعائے مغفرت کی درخواست ہے

لمحوں کی خطا کو صدیوں کی سزا بننے نہ دیں

محمد سمیع

پرویز مشرف پر اس موقع پر ہی جبکہ انہوں نے امریکی دھمکی کے نتیجے میں نام نہاد دہشت گردی کے خلاف عالمی اتحاد میں پاکستان کی شمولیت کے اپنے فیصلے کے بعد قومی سطح پر مشاورت کا ڈرامار چایا تھا (حالانکہ یہ کام ان کو فیصلے سے قبل کرنا چاہیے تھا) یہ بات واضح کردی گئی تھی کہ ان کے اس فیصلے کے نتیجہ میں ہو سکتا ہے کہ فوری طور پر ملک کو کچھ فائدہ پہنچ جائے لیکن یہ بات طے ہے کہ افغانستان کے بعد ہماری باری آنی ہے۔ جب کسی کو اپنی ذات پر ضرورت سے زیادہ اعتماد ہو جائے تو وہ دوسروں کی رائے کو کم ہی اہمیت دیتا ہے۔ لہٰذا اس رائے پر توجہ نہیں دی گئی۔ اس کے بعد وقتاً فوقتاً قومی سطح پر اس اندیشہ کا اظہار کیا جاتا رہا۔ کاش کہ اس صورتحال سے نمٹنے کے لیے تیاری کی جاتی تو آج وہ اندیشہ حقیقت میں تبدیل نہ ہوتا۔ امریکہ کی وفاداری کی جس سطح پر پرویز مشرف پہنچے اس کے نتیجہ میں وہ عوامی نفرت کا ہدف بن کر آج اقتدار سے بے دخل کیے جانے کے بعد ایک محصور زندگی بسر کرنے پر مجبور ہیں۔ لیکن ان کے غلط فیصلے کے نتیجے میں آج وطن عزیز جس طرح دشمنوں کے درمیان محصور ہو چکا ہے، اس کی مثال اس کی 61 سالہ تاریخ میں نہیں ملتی۔ بیرونی سطح پر نیٹو فورسز ہمارے علاقوں میں میزائل حملے کرنے میں مصروف تو تھیں ہی، ایک زمینی حملے کے بعد امریکہ کے حوصلے اس قدر بڑھ گئے ہیں کہ وہ اب ہمارے علاقوں میں براہ راست حملوں کی دھمکیاں دے رہا ہے۔ بھارت براہ راست تصادم کی بجائے افغانستان کی سرزمین میں بیٹھ کر ہمارے ہاں تخریبی کارروائیوں میں مصروف ہے۔ پرویز مشرف سے بڑھ کر امریکہ کا وفادار حامد کرزئی اب ہمارے صوبوں کو افغانستان کا حصہ قرار دے رہا ہے اور اب وہ امریکہ کے حالیہ فیصلے پر بغلیں بجا رہا ہے۔ اندرون ملک وہ وفادار قبائلی علاقے جہاں بانی پاکستان نے فوج رکھنے کی ضرورت بھی محسوس نہ کی، حکومتی آپریشن کی زد میں ہیں اور چار لاکھ قبائلی اپنے علاقوں سے ہجرت پر مجبور ہو کر دربدر ہو رہے ہیں۔ فوجی آپریشن کے نتیجے میں سوات اور پشاور وغیرہ میں یہ آگ پھیل چکی ہے۔ لاکھوں پاکستانی فوجی جوان گزشتہ کئی سال سے سرحدوں پر اسٹینڈ بائی پوزیشن میں ہیں۔ خودکش حملے پورے ملک میں وقتاً فوقتاً جاری ہیں۔ دوسری طرف عوام تیزی سے بڑھتی ہوئی مہنگائی کی لپیٹ میں آ کر قوت لایموت سے محروم ہیں اور خودکشی کی شرح میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ ایسے میں امریکہ نے اگر اپنی دھمکی کو عملی جامہ پہنانا شروع کیا تو اس سے بچنے کی کیا صورت ہو سکتی ہے۔ یہ ساری صورتحال ہمارے لیے ایک بھیانک خواب کی شکل اختیار کر چکی ہے۔

حکومت کو دفاعی اقدامات اور تیاری کے ساتھ ساتھ عالمی سطح پر سفارتی کوششوں کے ذریعہ امریکہ کو یہ باور کرانے کی کوشش بھی کرنی چاہیے کہ اس کے اقدامات سے ہمارے ملک کو نقصان تو پہنچے گا ہی خود امریکہ کو بھی کچھ حاصل نہ ہوگا البتہ امریکہ کے خلاف عوامی نفرت میں اضافہ اور اس کے نتیجے میں مزاحمتی قوت مزید زور پکڑے گی۔ ہمارے وزیراعظم نے سفارتی سطح پر معاملات اٹھانے کی بات تو کی ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ معاملات کی کس طرح اصلاح کی کوشش ہوتی ہے۔ سب سے بڑی حقیقت یہ ہے کہ دنیا کی کوئی فوج دشمنوں سے جنگ میں کامیاب نہیں ہو سکتی جب تک اس کی پشت پر عوامی حمایت نہ ہو۔ وقت کی اہم ترین ضرورت ایک ایسی قوم میں اتحاد و یکجہتی پیدا کرنے کی ہے جو حالات کی ستم ظریفی کا برسوں سے شکار ہو کر تتر بتر ہو چکی ہے۔ اس ضمن میں حکومت کی جانب سے کوئی عملی قدم اب تک نہیں اٹھایا گیا۔ دوسری جانب عوام کی مصیبتوں میں گزشتہ سات ماہ کے دوران اس قدر اضافہ کر دیا ہے کہ وہ اپنے ہی منتخب کردہ سیاسی قائدین سے متنفر ہو چکے ہیں جس کا واضح ثبوت اس بات سے ملتا ہے کہ پرویز مشرف کے خلاف گو مشرف گو کے نعرے اس کے اقتدار میں آنے کے سالوں بعد لگائے گئے لیکن زرداری جو اس وقت حکومت کی قیادت کر رہے ہیں، ان کے خلاف یہ نعرہ صرف سات ماہ کے عرصہ میں ہی لگنا شروع ہو گیا ہے۔

ملک کو درپیش خطرات اور عوامی بیزاری کا فوری حل یہ ہے کہ عوام نے حکمرانوں کو جس بات کا مینڈیٹ دیا تھا اسے عملی شکل دی جائے۔ نام نہاد دہشت گردی کے خلاف جنگ میں شمولیت کی پالیسی پر ان کیمرہ یکطرفہ بریفنگ کافی نہیں، بلکہ اس کے لیے قومی سطح پر مذاکرات کیے جائیں جس میں سیاسی قائدین کے علاوہ ممتاز علماء دین، دانشوران قوم، ماہرین اور ملک کے مختلف طبقات کے نمائندوں کو شامل کیا جائے اور اس اتحاد میں شمولیت کے نفع و نقصان کو تفصیلی طور پر زیر بحث لا کر اس پر نظر ثانی کی جائے۔ اپنی پالیسی میں ضروری تبدیلیوں کے نتیجے میں اگر ہم اس اتحاد سے الگ ہو سکیں تو ایسی تبدیلیاں ضرور عمل میں لائی جانی چاہئیں۔ اندرون ملک سیاسی استحکام اور امن و سکون کے لیے ضروری ہے کہ معزول ججوں کے بارے میں شطرنج کی چالیں بند کر کے انہیں فوری طور پر بحال کیا جائے۔ مہنگائی میں روز بروز اضافہ کے ذمہ داروں کے خلاف سخت ترین اقدامات کیے جائیں۔ یہ اور اس قسم کے دیگر اقدامات کے نتیجے میں توقع کی جاتی ہے کہ ہم جن مصائب کا شکار ہیں ان سے چھٹکارہ ہو جائے گا۔

اللہ تعالیٰ ہمارے حکمرانوں کو عقل و شعور اور فہم و تدبر جیسی صلاحیتوں سے نوازے۔ آمین

حلقہ لاہور ڈویژن کے نئے امیر کا تقرر

تنظیم اسلامی حلقہ لاہور کے امیر ڈاکٹر غلام مرتضیٰ کی تنظیم میں وسطی پاکستان کے نائب ناظم اعلیٰ کی حیثیت سے تقرری کی گئی ہے۔ امیر محترم نے نائب ناظم اعلیٰ کی سفارش اور مرکزی اُسرہ میں مشاورت کے بعد جناب محمد جہانگیر کو حلقہ کا نیا امیر مقرر ہے۔

عراق اور عراقی عوام کے لیے

صدام کیا تھا؟

ابرار حسین سلوری

صدام حسین،

اُس نے کئی محاذوں پر جنگ لڑی، یعنی سیاسی فوجی، اقتصادی اور معاشی محاذ پر۔ ہمارا موضوع اقتصادی و معاشی ہے۔ آیئے، دیکھیں صدام حسین نے اقتصادی محاذ پر کیا کیا اقدامات کیے، جن کا براہِ راست تعلق عوام کی ضروریاتِ زندگی اور فلاح سے تھا۔ 1990ء کی خلیج جنگ کے بعد اقتصادی پابندیوں کی وجہ سے اپنے عوام کو بھوک افلاس سے بچانے کے لیے صدام حسین نے جو سب سے بڑا کارنامہ انجام دیا، اور جو دنیا کی نظروں سے اوجھل رہا ہے، وہ یہ ہے کہ عوام کو بارہ سال مفت راشن، بجلی پانی، گیس، فون، تعلیم وغیرہ کی سہولت فراہم کرتے رہے، عراق کے ہر فرد کو چاہے بوڑھا، بچہ، جوان، مرد اور عورت ہو مفت راشن فراہم کیا جاتا تھا۔ صدام حسین کی طرف سے عراقی عوام کو مہیا کی گئی ان سہولیات کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

1۔ مفت راشن......!!!

مفت راشن جس میں دال، چاول، آٹا، پکانے کا تیل، نمک، مرچ، مصالحہ جات، چینی، چائے کی پتی، خشک دودھ، سر میں ڈالنے کا تیل، نہانے اور کپڑے دھونے کا صابن شامل ہے۔

2۔ مفت بجلی......!!!

پورے ملک میں ہر شہری کو مفت بجلی مہیا کی گئی۔

3۔ مفت پانی......!!!

پورے ملک کو پینے اور کھیتی باڑی کے لیے مفت پانی فراہم کیا گیا۔

4۔ مفت علاج معالجہ......!!!

ملک کے ہر شہری کو علاج معالجے کی مفت سہولت مہیا کی گئی۔

5۔ مفت تعلیم......!!!

عراق کے ہر شہری کو پرائمری سے یونیورسٹی اور ہائر ایجوکیشن تک مفت تعلیم کا حق دیا گیا۔

یاد رہے کہ عراق میں کوئی پرائیویٹ سکول اور کالج نہیں تھا۔

6۔ مفت گیس......!!!

پورے ملک میں ہر شہری کو مفت گیس مہیا کی گئی۔

7۔ مفت ٹیلی فون......!!!

پورے ملک میں اندرون ملک مفت ٹیلی فون کی سہولت دی گئی۔

8۔ مفت کھاد اور بیج......!!!

صدام حسین نے عوام کو جینے کا سلیقہ اور حوصلہ دیا، عوام کو زراعت کا شعور دیا، عوام سے کہا کہ وہ اپنے گھروں میں درخت لگائیں، کھیتی باڑی کریں۔ کسانوں کو مفت زمین، بیج اور کھاد فراہم کی گئی۔ انہیں ہدایت کی گئی کہ وہ گھروں میں سبزیاں کاشت کریں۔ اسی لیے آپ عراق میں جدھر نظر اُٹھائیں، آپ کو کھجور، زیتون، انجیر، مالٹے، لیموں اور انار کے درخت ہی درخت نظر آئیں گے۔ آپ کو فرات اور دجلہ کے کنارے صدام حسین کے دور کے میلوں میل باغات ملیں گے۔

9۔ پٹرول/ڈیزل......!!!

صدام نے صرف ایک ڈالر میں سو (100) لٹر پٹرول اور ڈیزل فراہم کیا۔

یہود و نصاریٰ کی ہمیشہ سے یہ کوشش رہی ہے کہ مسلمان حکمرانوں اور دانشوروں کی برائیاں اچھال کر انہیں بدنام کیا جائے، تاکہ عوام ان سے نفرت کریں۔ صدام حسین کے معاملے میں بھی انہوں نے یہی کام کیا۔ کیونکہ مفت خوراک، مفت بجلی پانی گیس، مفت علاج معالجہ، مفت تعلیم، مفت کھاد و بیج اور ایک ڈالر میں سو لیٹر پٹرول/ ڈیزل کے مقابلے میں ان کے پاس کوئی فارمولا تھا نہ پلان۔ صدام کے جرائم اپنی جگہ، مگر تصویر کا دوسرا رخ بھی ہمارے سامنے رہنا چاہیے۔ کیا "جمہوریت" کے دعویدار ہمارے حکمران اہل پاکستان کو یہ سہولیات فراہم کر سکتے ہیں؟ کاش! ایسا ہو جائے!

صدام حسین کو برا بھلا کہنے والے سو بار سوچیں، کیا امریکہ اور یورپی اقوام کا بے روزگاری الاؤنس صدام حسین کی سوچ اور خدمات کا مقابلہ کر سکتا ہے؟ کبھی نہیں...... پھر سوال یہ ہے کہ جو سہولیات صدام حسین نے عوام کو بہم پہنچائیں، کیا موجودہ دور میں امریکہ جیسی سلطنت بھی یہ سب کچھ عوام کو مفت مہیا کر سکتی ہے......؟؟؟

ضرورت رشتہ

☆ اکلوتی بہن، عمر 23 سال، تعلیم ایم اے انگلش (پارٹ I)، کئی مختلف چھوٹے کورسز، قد 5 فٹ 3 انچ، پردے کی پابند کے لیے دینی مزاج کے حامل، تعلیم یافتہ لڑکے کا رشتہ درکار ہے۔

برائے رابطہ: 0321-4320026

0323-4591110

☆ سیالکوٹ میں مقیم فیملی کو اپنی بیٹی، عمر 30 سال، تعلیم بی اے، ایل ایل بی، کے لئے باعمل برسرروزگار لڑکے کا رشتہ درکار ہے۔ رفقاء تنظیم اسلامی کو ترجیح دی جائے گی۔

برائے رابطہ: 0300-9439109

☆ بیٹا، عمر 28 سال، چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ، قد 6 فٹ کے لئے اعلیٰ تعلیم یافتہ اور نیک سیرت وصورت لڑکی کا رشتہ درکار ہے۔

برائے رابطہ: 0321-2206065

0323-9077107

☆ بہاولپور میں رہائش پذیر آرائیں فیملی کو اپنی بیٹی، عمر 24 سال، تعلیم ایم اے ایجوکیشن، گھریلو امور میں ماہر، صوم وصلوٰۃ کی پابند کے لئے تعلیم یافتہ گھرانے سے رشتہ درکار ہے۔

برائے رابطہ محمد اشرف: 0334-6859002

دعائے صحت کی اپیل

تنظیم اسلامی، نارتھ ناظم آباد کراچی کے ملتزم رفیق سید فضل الحق علیل ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔

قارئین سے دعائے صحت کی اپیل ہے

اندر کی بات......؟

مشتاق احمد قریشی

یوں تو ہمیں عید کے بے شمار پیغامات اور مبارکبادیں بذریعہ ای میل آئیں لیکن ایک ای میل جو واشنگٹن سے ملی ایسی ہے جس نے ہمیں لکھنے پر مجبور کردیا۔ یہ میل پاکستان سے پیدائشی تعلق رکھنے والے گوجرانوالہ کے فیروز شاہ معروف نے ارسال کی ہے جو گزشتہ تقریباً تیس برسوں سے امریکہ میں مقیم اور ایک عرصے سے امریکی شہریت کے حامل ہیں۔ بقول ان کے پچیس سال قبل انہوں نے اپنے دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر ایک یہودی خاتون سے شادی کر لی تھی جو ابھی بھی قائم ہے۔ دونوں اپنے اپنے مذاہب پر مضبوطی سے جمے ہوئے ہیں لیکن گزشتہ کئی برسوں سے ان کے درمیان کچھ بے کیفی اور بے چینی ہے۔ اس کی وجہ فیروز صاحب کا مسلمان اور خصوصاً پاکستان سے تعلق ہونا ہے۔ ان کی بیگم جو فلاحی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی ہیں، ایک فلاحی، رفاہی تنظیم کی عرصے سے رکن چلی آرہی ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے نہ تو کبھی اپنی بیگم کی مصروفیات پر اور نہ ہی ان کی فلاحی سرگرمیوں پر توجہ دی، نہ میرے لیے وہ کبھی مسئلے کا باعث بنیں، لیکن اب میری مسلسل کوشش اور اسلام میں عورتوں کے حقوق سے خصوصاً متاثر ہو کر انہوں نے اسلام قبول کرنے پر آمادگی کا اظہار کیا تو ہے لیکن وہ ایسا کر نہیں سکیں۔ میرے بہت اصرار پر انہوں نے جو انکشافات کیے ان کو سن کر تو میں حیران و پریشان ہوں۔ بہت سوچ بچار کے بعد آپ کو یہ حقائق اس لیے بتا رہا ہوں کہ جب پاکستان میں رہا تو کالج کی سطح تک اردو لٹریچر کے حوالے سے جاسوسی ناول نگار ابنِ صفی کو اور ان کے حوالے سے آپ کی تحریروں کو پڑھتا رہا۔ آپ کا مضمون جنگ کی ویب سائیٹ پر نظر آتا ہے تو میں آپ کے تعلق کے حوالے سے ضرور پڑھتا ہوں۔

دراصل میری بیگم ابتدا سے ہی ”فری میسن“ تحریک کی سرگرم رکن رہی ہیں، اب اگر وہ اسے چھوڑنا بھی چاہیں تو چھوڑ نہیں سکتیں کیونکہ اگر وہ ایسا کریں گی تو تنظیم ان سے دنیا ہی چھڑا دے گی۔ ”فری میسن“ دراصل ایک خفیہ صیہونی تنظیم ہے جس میں بیس برس سے بڑی عمر کے لوگ ممبر بنائے جاتے ہیں۔ بظاہر تو یہ سوشل رابطوں اور فلاحی کاموں، ہسپتالوں، خیراتی اداروں، فلاحی اداروں اور یتیموں کے تعلیمی اداروں کی ایک تنظیم ہے۔ امریکہ میں اس کے ممبروں کی تعداد اسّی لاکھ سے زیادہ ہے۔ بظاہر یہ ایک خفیہ سلسلۂ اخوت ہے، خیرات کرنا اس کے ممبران کے فرائض میں شامل ہے۔ تنظیم کے پاس لاکھوں نہیں کھربوں ڈالر کے فنڈ ہیں۔ اس کے پیروکار دنیا کے تمام ممالک میں موجود ہیں۔ گو کہ

> **جن جن اسلامی ممالک نے اسرائیل کو اب تک تسلیم نہیں کیا وہ ’فری میسن‘ کا خصوصی ہدف ہیں۔ پاکستان نے جب اس تنظیم پر پابندی عائد کی، اس وقت سے پاکستان میں مختلف انداز سے دہشت گردی ہو رہی ہے**

پاکستان میں اس کے مراکز، جنہیں لاجز کہا جاتا ہے بند کر دیئے گئے ہیں، لیکن اب بھی وہاں ہزاروں ممبران موجود ہیں۔ آپ اس سے اندازہ کر سکتے ہیں کہ امریکہ کے سابق صدر جارج واشنگٹن اور گوئٹے اس کے سربراہان میں شامل رہے ہیں۔ یہ 1771ء میں برطانیہ میں قائم ہوئی تھی۔ برطانیہ کے حکمران خود اس کا سربراہ رہا ہے۔ اس کا ہیڈ آفس اب بھی برطانیہ میں ہی ہے۔ رومن کیتھولک کلیسا ان کا سخت مخالف ہے۔ یہ سب کچھ میں اس لیے لکھ رہا ہوں کہ اصل بات آپ بآسانی سمجھ سکیں۔

پاکستان میں ایک طویل عرصے سے جو دہشت گردی ہو رہی ہے اس میں اچانک اضافہ کیونکر ہوا، ہم پاکستانیوں نے اس کے بارے میں سوچا، غور کیا۔ دراصل ہمیں گمراہ کرنے کے لیے مختلف جواز پیش کیے جاتے ہیں، کبھی اسامہ بن لادن، کبھی اس کے ساتھیوں کا پاک سرزمین پر ہونا یا ان کے ساتھیوں کے خلاف مہم جوئی کے سلسلے میں ایکشن کا فیصلہ۔ آپ تو جانتے ہیں کہ یہود اور اسلام کے ماننے والوں میں اختلاف ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں بھی فرمایا ہے۔ ”فری میسن“ ایک خالص یہودی تنظیم ہے جس کا کام ہی ان خیراتی اور فلاحی اداروں کی آڑ میں مسلم دشمنی ہے اور مسلمانوں کو زیادہ سے زیادہ نقصان پہنچانا اس کے اولین مقاصد میں سے ہے۔

کیا آپ کو معلوم ہے کہ امریکی خفیہ ادارے سی آئی اے میں یہودی خصوصاً ”فری میسن“ ممبران کی اکثریت ہے اور امریکی افواج کے ان دستوں میں جو بیرونِ امریکہ یعنی عراق، بوسنیا، چیچنیا اور افغانستان میں بھیجے جا رہے ہیں کثرت سے کٹر یہودی شامل ہیں تاکہ وہ اپنے مذہبی انتقام کے تحت زیادہ سے زیادہ اجر و ثواب کے لیے مسلمانوں کے ساتھ دہشت گردی کی انتہا کر سکیں۔ آپ اور ہم دیکھ رہے ہیں کہ وہ ایسا ہی کر رہے ہیں۔ گوانتاناموبے میں جو مظالم مسلمانوں پر ڈھائے جا رہے ہیں اب تو وہ منظر عام پر آ چکے ہیں۔ عراق اور افغانستان میں جو کچھ ہو رہا ہے یا ہونے والا ہے اس میں یہی تنظیم ملوث ہے۔

کیا آپ کو معلوم ہے کہ وہ ایسا کیوں کر رہے ہیں۔ یہ بہت اندر کی بات ہے۔ جن جن اسلامی ممالک نے اسرائیل کو اب تک تسلیم نہیں کیا وہ ان کا خصوصی ہدف ہیں۔ پاکستان نے جب اس تنظیم پر پابندی عائد کی، اس وقت سے پاکستان میں مختلف انداز سے دہشت گردی ہو رہی ہے۔ پہلے اسے مذہبی رنگ دیا گیا۔ شیعہ سنی فسادات کے رنگ میں دہشت گردی ہو رہی تھی تب سے انہوں نے دیگر چھوٹی چھوٹی مذہبی جماعتوں کو اپنے آلہ کار کے طور پر استعمال کرنا شروع کر دیا ہے۔ آج کل پاکستان کے طول و عرض میں جو دہشت گردی ہو رہی ہے اس میں اس تنظیم کی نہ صرف منصوبہ بندی شامل ہے بلکہ تمام تر سرمایہ کاری بھی یہی لوگ کر رہے ہیں۔ ان سائیڈ اسٹوری یہ ہے کہ اگر پاکستان آج اسرائیل کو تسلیم کر لے تو آپ دیکھیں گے کہ پاکستان سے دہشت گردی یک لخت ختم ہو جائے گی۔ حیران نہ ہوں۔ مصر کی مثال آپ کے سامنے ہے۔ مصر نے جب تک اسرائیل کو تسلیم نہیں کیا تھا، اس وقت تک نہ صرف وہاں اندرونی طور پر اخوان برسرِ پیکار رہے بلکہ سرحد پر خود اسرائیلی افواج اپنی بھرپور کارروائیاں کرتی رہی۔ جب سے مصر نے اسرائیل کو تسلیم کیا ہے، کیا اب وہاں کہیں کسی طرف سے کسی گرم سانس کی آواز بھی آتی ہے۔ نہیں ہرگز نہیں۔ جن جن ممالک نے اسرائیل کو تسلیم کر لیا ہے ان میں کسی قسم کی دہشت گردی نہیں ہو رہی۔ ان میں

اقتصادی معاشی حالات بھی بہتر ہیں۔انہیں تمام عالمی ادارے قرضے نرم شرائط پر دیتے ہیں جب کہ اسرائیل کو تسلیم نہ کرنے والے ممالک نہ صرف کھلی دہشت گردی کا شکار ہوتے ہیں بلکہ انہیں معاشی اقتصادی بدحالی کا سامنا بھی کرنا پڑتا ہے۔عالمی ادارے اپنی من مانی شرائط پر مہنگے قرضوں میں جکڑ لیتے ہیں۔ پاکستان کے لیے خصوصاً 2020ء کا ٹارگٹ مقرر کیا گیا ہے۔اگر اس وقت تک پاکستان نے اسرائیل کو تسلیم کر لیا تو ٹھیک ورنہ اس کے وجود کو بکھیر دیا جائے گا۔اس سلسلے میں یہ بھی ممکن ہے کہ امریکہ بہادر کسی حیلے بہانے سے اپنے اشتعال کا اظہار کر کے براہ راست پاکستان کی اینٹ سے اینٹ بجانے کے لیے افغانستان کی طرح حملہ آور ہو جائے کیونکہ پاکستان اور دیگر ممالک میں یہ فرق نمایاں ہے کہ پاکستان ایٹمی قوت کا حامل ملک ہے۔

میری آپ سے گزارش ہے کہ ان معلومات اور گزارشات کو ارباب اقتدار خصوصاً ممبران پارلیمنٹ تک کسی بھی طرح پہنچا دیجیے، تا کہ میرا ضمیر مجھے اپنے وطن سے غداری کا طعنہ نہ دے سکے۔

اللہ تعالیٰ آپ کی، میرے وطن کی اور اس کے لوگوں کی حفاظت فرمائے۔میرے حق میں بھی دعا کیجیے گا کہ اللہ مجھے ہمت، حوصلہ اور استقامت دے اور محفوظ رکھے کیونکہ بہت اندر کی بات میں نے آپ تک پہنچائی ہے۔

(بشکریہ روزنامہ ”جنگ“)

پڑھتا جا شرماتا جا

اقوال و افعال زرداری

ابو الحسن

1۔ پاکستان کو بھارت سے کبھی کوئی خطرہ نہیں رہا۔

2۔ آزادیٔ کشمیر کے لیے لڑنے والے دہشت گرد ہیں۔

3۔ صدر بش دنیا میں امن کا باعث ہیں۔

4۔ منموہن کی شاگردی اختیار کرنے کی معصوم خواہش۔

5۔ دروغ گوئی اور معاہدے کے بارے میں کہنا کہ یہ کوئی قرآن و حدیث ہے!

6۔ یہ کہنا کہ نواز شریف بڑے بھائی ہیں اور پنجاب میں سلمان تاثیر کا بحیثیت گورنر تقرر۔

7۔ ایوانِ صدر میں جیالا بیٹھے گا اور وہاں بھی بھٹو کے نعرے لگیں گے۔

8۔ پاکستان پر امریکی حملے ہماری اجازت سے ہو رہے ہیں۔

9۔ میں امریکہ کا دوست ہوں۔(دوست پر زور دے کر)

10۔ غیر ملکی دورہ کے دوران خاتون سے ناشائستہ گفتگو۔

خوشخبری

نبی رحمت ﷺ کی مستند مناجات وشب و روز کے اذکار پر مبنی پاکٹ سائز سیٹ اب رعایتی قیمت پر صرف

مبلغ 35 روپے میں مرکز تنظیم اسلامی اور تمام علاقائی مراکز سے حاصل کریں

شعبہ تربیت 67/اے، علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور، فون: 6316638-6316638

تنظیم اسلامی فیکس: 6271241، E-mail: markaz@tanzeem.org Website: www.tanzeem.org

تنظیم اسلامی اسلام آباد کے زیر اہتمام دورہ ترجمہ قرآن پروگرام

تنظیم اسلامی اسلام آباد کے زیر اہتمام اسلام آباد کی معروف مسجد جامع مسجد دیوان عمر فاروق F-10 مرکز میں دورہ ترجمہ قرآن کا انعقاد کیا گیا۔ اس پروگرام کی تشہیر کے لیے مختلف مساجد میں 2000 ہینڈ بلز تقسیم کیے گئے۔ اس کے ساتھ ساتھ 10 عدد بینرز بھی اسلام آباد کے مختلف چوکوں پر آویزاں کیے گئے۔

اس مرتبہ ترجمہ کے فرائض جناب نوید احمد عباسی نے انجام دیے۔ انہوں نے نہایت آسان انداز میں پیغام قرآن کو سامعین کے سامنے رکھا اور قرآن کے بنیادی مضامین کو نمایاں کرتے رہے۔ اس پروگرام میں اوسط حاضری 30 افراد رہی۔ 26 رمضان المبارک کو دورہ ترجمہ قرآن کا اختتام ہوا اور 27 رمضان المبارک کو تقریب برائے ختم قرآن منعقد کی گئی۔ اس تقریب کی خاص بات بانی تنظیم اسلامی محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کا خصوصی خطاب تھا۔ محترم ڈاکٹر صاحب اپنی معذوری کے باوجود لاہور سے طویل سفر طے کر کے اسلام آباد تشریف لائے۔ اللہ ان پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے۔ اس موقع پر اسلام آباد پولیس کے ساتھ ساتھ تنظیم اسلامی اسلام آباد شمالی کی طرف سے بھی سیکیورٹی کے انتہائی سخت اقدامات کیے گئے تھے۔ محترم بانی تنظیم اسلامی نے اپنے خطاب میں اللہ تعالیٰ کی مسلم امۃ سے ناراضی اور اس کے نتیجے میں اُس پر عذاب کے جو کوڑے مسلسل برس رہے ہیں، اُن کی طرف خصوصی توجہ دلائی۔ انہوں نے فرمایا کہ ہماری نجات کا واحد راستہ یہی ہے کہ اپنی تمام تر صلاحیتوں کو اسلام کے احیاء کے لیے لگا دیں۔ اس مقصد کے لیے جماعت ناگزیر ہے، ایسی جماعت جس کے کارکن پہلے اپنے وجود اور گھر پر اسلام کو نافذ کریں اور پھر اللہ کے دین کے غلبہ کے لیے اپنا تن من دھن لگا دیں۔

تقریب کے آخر میں مسجد کے خطیب مولانا عبدالحلیم قاسمی نے خصوصی دعا کروائی۔

(رپورٹ: اویس ریاض)

بہاولنگر شہر میں دورۂ ترجمۃ القرآن

امسال بھی حسب روایت قرآن اکیڈمی مسجد جامع القرآن والسنہ بہاولنگر میں دورۂ ترجمۃ القرآن کا پروگرام ہوا۔ دورہ ترجمہ قرآن کی سعادت راقم الحروف اور بھائی سجاد سرور نے حاصل کی۔ نماز عشاء پونے نو بجے ادا کی جاتی رہی۔ ساڑھے گیارہ بجے تقریباً پہلا سیشن مکمل ہو جاتا۔ وقفہ میں حاضرین کو چائے اور بسکٹ پیش کیے جاتے۔ پونے بارہ بجے دوسرے سیشن کا آغاز ہو جاتا، جو ایک بجے تک جاری رہتا۔ یوں پونے دو بجے پروگرام اختتام کو پہنچ جاتا۔ پروگرام کی دعوت کے لیے لوگوں میں کثیر تعداد میں ہینڈ بلز استعمال کیے گئے۔ 25 رمضان المبارک کو ختم قرآن کا پروگرام ہوا۔ اس پروگرام میں ہارون آباد سے خصوصی طور پر امیر حلقہ محمد منیر احمد تشریف لائے۔ انہوں نے "رمضان کا حاصل: تقویٰ اور تقویٰ کا مظہر جہاد فی سبیل اللہ" کے موضوع پر ایک بہت پراثر خطاب فرمایا۔

نماز تراویح میں قرآن سنانے کی سعادت حافظ بشر احمد اور حافظ دانیال محمود نے حاصل کی۔ اللہ ہمیں دین پر استقامت عطا فرمائے اور ہماری مشکلات آسان فرمائے۔ آمین

(رپورٹ: محمد رضوان عزمی)

تنظیم اسلامی اسرہ تھانہ ملاکنڈ ایجنسی کی دعوتی سرگرمیاں

تنظیم اسلامی کے اسرہ تھانہ ملاکنڈ ایجنسی کے زیر اہتمام 30 اور 31 اگست 2008ء کو چند دعوتی پروگرام ہوئے، جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ سب سے پہلا پروگرام خاور گاڑے جماعت میں ہوا، جس میں مقامی ناظم دعوت جناب فیض الرحمٰن نے "عبادت رب" کے موضوع پر تقریر کی، جسے 30 افراد نے سنا۔ نماز عشاء کے بعد انہوں نے "حجرہ" میں رفقاء اور احباب کے ساتھ دعوت دین کی ضرورت اور اہمیت کے موضوع پر مفصل خطاب کیا۔ اس پروگرام میں 30 افراد شریک ہوئے۔ 31 اگست کو موصوف نے استقبال رمضان کے حوالے سے درس قرآن دیا، اور "دعوت دین" کے سلسلہ میں گفتگو کی۔ اسی دن نماز ظہر کے بعد "روزے کی حقیقت" کے موضوع پر قاضی فضل حکیم نے ایک گھنٹہ تقریر کی۔ انہوں نے کہا کہ روزہ کا مقصد تقویٰ ہے، جس کا تعلق دل سے ہے۔ پروگرام کے اختتام پر شرکاء میں بانی تنظیم اسلامی محترم ڈاکٹر اسرار احمد کی کتاب 'پاکستان میں اسلامی نظام، کیا، کیوں اور کیسے' اور تنظیم اسلامی کی دعوت مفت تقسیم کی گئیں۔ اس کے علاوہ بھی شرکاء نے سٹال سے بھی کتابیں خریدیں۔ عصر کے بعد عظیم خان نے "جماعت" میں ایمان بالآخرہ کے موضوع پر گفتگو کی۔ اس پروگرام میں پچاس افراد شریک ہوئے۔

نماز مغرب کے بعد "بنڑ جماعت" میں "دین و مذہب میں فرق" کے موضوع پر خطاب ہوا، جسے 100 افراد نے سنا۔

نماز عشاء کے بعد "حراء جماعت تھانہ" میں "بندۂ مومن کی شخصیت کے خدوخال: سورۃ الفرقان کی روشنی میں" کے حوالے سے گفتگو ہوئی۔ اس کے ساتھ ہی یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

(رپورٹ: شیر محمد)

تنظیم اسلامی اسرہ تھانہ مالاکنڈ کے زیر اہتمام دعوتی پروگرام

تنظیم اسلامی کے زیر اہتمام ماہ رمضان المبارک کے دوران تھانہ مالاکنڈ ایجنسی میں درس قرآن و درس حدیث کے کئی پروگرام ہوئے۔ امسال اسرہ تھانہ کے رفقاء نے تنظیم کی جانب سے موصولہ ہدایات کے مطابق تراویح کے ساتھ ترجمہ قرآن کرنے کا اہتمام کیا۔ اس مقصد کے لیے پہلے تو ایک مسجد کا انتخاب کیا گیا۔ اس سلسلہ میں مسجد کے امام صاحب نے ہم سے تعاون کا وعدہ کیا تھا۔ تاہم لوگوں کی اکثریت نے پروگرام کے انعقاد میں رخنہ اندازی کی۔ اس لیے ترجمہ قرآن پروگرام رفیق محترم الطاف حسین کے حجرے میں منعقد کیا گیا۔ ترتیب یہ تھی کہ ہر چار تراویح کے بعد درس قرآن کا اہتمام ہوتا۔ درس قرآن کا فریضہ الطاف حسن سرانجام دیتے رہے۔ جبکہ وتر سے پہلے درس حدیث ہوتا رہا۔ پروگرام میں اوسطاً پندرہ افراد شرکت کرتے رہے۔ اس پروگرام کو شرکاء بالخصوص نوجوانوں نے بہت سراہا۔ درس کے دوران مدرس "اقامت دین" کے حوالے سے منتخب آیات پر مفصل گفتگو کرتے رہے۔ اللہ ہماری اس کاوش کو قبول فرمائے اور شیطان کے ہر قسم کے رخنوں اور وسوسوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

(رپورٹ: شیر محمد)

JILBAAB
Complete Variety of
SCARFS
CARDS
ABAAYAS
CASSETTES
CHADERS
ITARS
JILBAAB
DESIGNER
5783202
Umme Zarak
Shop# U.G.F.90, New Auriga Shopping Mall,
Main Boulevard, Gulberg, Lahore.

ہمیں بیت المقدس کو چھوڑنا ہوگا: اولمرٹ

سابق اسرائیلی وزیراعظم ایہوداولمرٹ نے اعتراف کیا ہے کہ فلسطینیوں کے ساتھ امن قائم کرنے کے لیے مغربی کنارے کے تمام مقبوضہ علاقے اور مشرقی بیت المقدس کو چھوڑنا ہوگا۔ اسرائیلی اخبار کو دیئے انٹرویو میں اولمرٹ نے کہا کہ فلسطینیوں کے ساتھ امن معاہدہ کرنے کے لیے ہمیں تمام مقبوضہ علاقے چھوڑنا ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ مقبوضہ بیت المقدس بھی ہمیں واپس کرنا پڑے گا۔ سابق وزیراعظم نے کہا کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اس سے قبل کسی اسرائیلی رہنما نے نہیں کہا۔ اولمرٹ نے کہا مقبوضہ بیت المقدس کے علاقے فلسطینیوں کو واپس کرنا اسرائیل کی سلامتی کے لیے اہم ہیں۔ انہوں نے کہا جو بھی پورا بیت المقدس اپنے مکمل قبضے میں رکھے گا اسے 2 لاکھ 70 ہزار فلسطینیوں کو بھی رکھنا پڑے گا جو اسرائیل کے لیے ناقابل عمل ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں اس حوالے سے فیصلہ کرنا پڑے گا اور یہ فیصلہ ہمارے موقف، یادوں اور دو ہزار سال سے یہودیوں کی دعاؤں کے برعکس ہوگا۔ انہوں نے اس بات کا اعتراف کیا کہ میں نے اپنے 35 سالہ تجربے سے یہ بات سیکھی ہے اور میں جان بوجھ کر حقیقت کو نظرانداز کرتا رہا ہوں۔

تربیلا میں امریکی اڈہ؟

امریکی جوائنٹ چیف آف اسٹاف ایڈمرل مائیک مولن نے اس امر کی تصدیق کی ہے کہ امریکا اسلام آباد سے 20 کلومیٹر دور تربیلا کے مقام پر اپنا اڈا تعمیر کرے گا۔ اس مقصد کے لیے کئی مربع کلومیٹر اراضی خرید لی گئی ہے جبکہ جدید ترین اسلحے اور دیگر عسکری سازوسامان سے لدے 20 کنٹینرز متعلقہ مقام پر پہنچا دیے گئے ہیں۔ پاکستانی حکام کو ان کنٹینرز کو چیک کرنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ ایک انٹرویو میں مائیک مولن نے بتایا کہ تربیلا میں قائم کیے جانے والے اس اڈے کا مقصد پاکستانی فوج کو قبائلی علاقوں میں آپریشن کی تربیت فراہم کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس سے قبل یہ "ٹریننگ سینٹر" پشاور میں تعمیر ہونا تھا، تاہم بعض وجوہ کی بنا پر پاکستانی حکومت ایسا نہ کرسکی جس کے بعد دونوں ممالک نے باہمی اتفاق سے یہ سینٹر تربیلا میں قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ایشیا ٹائمز نے ایک امریکی دستاویز کے حوالے سے بتایا کہ تربیلا میں پاکستان کے اسپیشل آپریشن ٹاسک فورس کے بریگیڈ ہیڈکوارٹر میں حال ہی میں 300 امریکی عہدیدار پہنچ چکے ہیں جنہیں ٹریننگ ایڈوائزری گروپ کا نام دیا گیا ہے۔ ایشیا ٹائمز نے انکشاف کیا ہے کہ پاکستان کے سابق گیریژن آفیسر کمانڈر میجر جنرل نیاز خٹک جنہوں نے وزیرستان میں کئی کامیاب آپریشن کیے اور جو آج کل اقوام متحدہ کے "جارجیا مشن" میں خدمات انجام دے رہے ہیں، انہیں جلد ہی پاکستان واپس بھیجا جارہا ہے تاکہ وہ پاکستان اور امریکا کے مشترکہ منصوبے کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لئے نگرانی کرسکیں۔

کرزئی حکومت اور انڈیا کے فوجی معاہدے، خطرات کی گھنٹیاں

افغان فورسز کی تربیت، جدید جنگی سازوسامان اور دفاع کے شعبہ میں ہر قسم کے تعاون کے لئے ماہ اگست میں افغانستان اور بھارت کے مابین ہونے والے فوجی معاہدے کو مزید بہتر بنانے کے لیے بھارت کے اعلیٰ عسکری قیادت نے کابل کا دورہ کیا۔ ایک بھارتی خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق بھارتی فوجی قیادت کا ایک اعلیٰ سطحی وفد فوج کے سربراہ جنرل دیپک کپور کی قیادت میں ہفتے کے روز کابل پہنچا۔ ذرائع کے مطابق بھارتی فوجی سربراہان کا یہ پہلا دورہ تھا اور اسے بھارت بڑی اہمیت دے رہا ہے۔ بھارت افغانستان کو سفر کے لئے جہاز دینے کا بھی سوچ رہا ہے اور دونوں ممالک کے متعلقہ حکام کے درمیان اس سلسلے میں بات چیت جاری ہے۔ ذرائع کے مطابق افغانستان میں پاکستان کے قریبی علاقوں میں بھارت نئے اڈوں کی تعمیر کے بارے میں امریکیوں اور افغان امور کے ہوائی ماہرین سے بات چیت کررہا ہے اور آئندہ دنوں میں بھارت کی فضائیہ کو افغان بیس بھی مل جائیں گے۔ اس صورت حال سے عیاں ہے کہ ہمارا دشمن انڈیا ہماری مغربی سرحد سے بھی ہمارے خلاف گہری سازش کررہا ہے۔ قبائلی علاقوں کی شورش میں بھی اس کا ہاتھ ہے۔

یہودیوں کی ریاستی دہشت گردی، خوفناک حقائق

تحریک انتفاضہ کے دوران 4845 فلسطینی شہید ہوچکے ہیں۔ اور 25000 سے زائد زخمی ہوچکے ہیں۔ مڈل ایسٹ اسٹڈی سنٹر کی رپورٹ کے مطابق تحریک انتفاضہ کا آغاز 2000ء میں ہوا تھا، 29 ستمبر 2008ء تک مغربی کنارے میں 1680 اور غزہ میں 2051 فلسطینی شہید ہوئے۔ اسرائیلی افواج کے ہاتھوں غزہ کے شہداء کا تناسب 55 فیصد ہے جبکہ باقی شہداء کا تعلق مغربی کنارے سے ہے۔ اسرائیلی افواج نے 850 بچوں کو قتل کیا جو کہ مجموعی شہداء کا 23 فیصد بنتا ہے۔ اسرائیلی افواج کے ہاتھوں خواتین بھی محفوظ نہیں رہیں۔ تحریک انتفاضہ کے دوران اسرائیلی افواج نے 163 خواتین، میڈیکل ٹیم کے 26 افراد، 11 صحافیوں، 6 غیرملکیوں کو ہلاک کیا۔ 510 افراد کو ٹارگٹ بنا کر قتل کیا گیا۔ تحریک انتفاضہ کے دوران زخمی ہونے والے فلسطینیوں کی تعداد 25000 تک پہنچ گئی ہے جن میں 12261 زخمیوں کا تعلق غزہ سے تھا۔ اس عرصے کے دوران اسرائیلی افواج نے 2958 مکان مکمل طور پر اور 2909 مکان جزوی طور پر منہدم کیے۔ اسرائیلی افواج کی جانب سے ہموار کی جانے والی اراضی کا رقبہ 40485 ایکڑ تک پہنچ چکا ہے جبکہ مغربی کنارے میں یہودی آبادی کے لیے ہزاروں ایکڑ اراضی غصب کی گئی۔ رپورٹ میں ذکر کیا گیا ہے کہ 2001ء سے 2007ء تک مغربی کنارے میں منہدم کیے جانے والے مکانوں کی تعداد 1606 تک پہنچ چکی ہے۔

اسلامی ٹی وی چینل اور اسلامی بنکاری کے ماہرین کا اجلاس

اسلامی ٹی وی چینل اور اسلامی بینکاری کے ماہرین نے مکہ میں ہونے والے اجلاس میں اسلامی ٹی وی چینل اور اسلامی بینکاری سے متعلق مختلف حوالوں سے تفصیلی غوروخوض کیا اور اسلامی ٹی وی چینل کے بارے میں دنیا بھر کے جید علماء سے رابطے کا فیصلہ کیا گیا۔ ڈاکٹر سعید عنایت اللہ نے اجلاس کے بعد گفتگو کرتے ہوئے بتایا کہ انفارمیشن ٹیکنالوجی کے اس دور میں دنیا میں اب جنگیں سرحدوں پر نہیں نظریاتی محاذوں پر لڑنے کا وقت آگیا ہے۔ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے اب وہی وسائل مہیا کرنا پڑیں گے جو سازشی قوتیں بروئے کار لارہی ہیں۔ انہوں نے کہا اسلام دشمن قوتیں صرف میڈیا کی طاقت سے ہمارے گھروں میں گھس آئی ہیں، اب ہمیں اپنی آواز پوری طاقت کے ساتھ ان کے گھروں تک پہنچانے کے لیے جدید مواصلاتی ذرائع کا سہارا لینا پڑے گا۔ انہوں نے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا کہ مسلمانوں نے اپنے نظریات "ہوا کے دوش" پر غیرمسلموں تک پہنچانے میں بڑی دیر کردی ہے۔ اور ٹی وی چینل جیسے اہم منصوبے کا کام تاخیر سے شروع ہوا۔ انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کے جنرل سیکرٹری ڈاکٹر احمد علی سراج سودی نظام کو بڑا خطرہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ فقہ اسلامک اکیڈمی، اسلامی اقتصادی فورم اور رابطہ عالم اسلامی کی قراردادوں کی روشنی میں باقاعدہ سیکریٹریٹ قائم کرتے ہوئے اسلامی بینکاری نظام کو عالمی سطح پر متعارف کرائے گا۔

اجلاس میں دیگر علماء ودانشوروں کے علاوہ شیخ حرم اور مسجد الحرام بیت اللہ کے مدرس مولانا محمد مکی حجازی نے بھی شرکت کی۔

پیر و مرید

[بالِ جبریل]

مریدِ ہندی

آسمانوں پر مرا فکرِ بلند! میں زمیں پر خوار و زار و دردمند!
کارِ دنیا میں رہا جاتا ہوں مَیں ٹھوکریں اس راہ میں کھاتا ہوں مَیں
کیوں مرے بس کا نہیں کارِ زمیں؟ ابلہِ دنیا ہے کیوں دانائے دیں؟

پیرِ رومی

آں کہ برافلاک رفتارش بود برزمیں رفتن چہ دشوارش بود

مریدِ ہندی

عِلم و حکمت کا ملے کیونکر سراغ؟ کس طرح ہاتھ آئے سوز و درد و داغ؟

پیرِ رومی

علم و حکمت زاید از نانِ حلال! عشق و رقّت آید از نانِ حلال!

مریدِ ہندی

ہے زمانے کا تقاضا انجمن اور بے خلوت نہیں سوزِ سخن!

پیرِ رومی

خلوت از اغیار باید، نے زیار پوستیں بہرِ دے آمد، نے بہار

مریدِ ہندی

ہند میں اب نُور ہے باقی نہ سوز! اہلِ دل اس دیس میں ہیں تیرہ روز!

پیرِ رومی

کارِ مرداں روشنی و گرمی است کارِ دوناں حیلہ و بے شرمی است

1۔ مرید ہندی یعنی اقبال پوچھتے ہیں کہ مری فکر اتنی بلند ہے کہ اس کا رابطہ آسمانوں کے ساتھ ہے۔اس کے باوجود مقام حیرت ہے کہ میں خود زمین پر خوار وخستہ اورغم زدگی کے عالم میں بیٹھا ہوں۔ سچ تو یہ ہے کہ میں دنیاوی کاروبار کے لیے اہل ثابت نہیں ہوسکا۔اس لیے اِس راہ میں ٹھوکریں کھارہا ہوں۔ مجھے اتنا بتا دیجئے کہ دنیا کا کاروبار کیوں میرے بس کا نہیں، اور میں کیوں اس کو انجام دینے میں ناکام رہا ہوں۔ یہ فرمائیے کہ جو شخص دین کی حقیقتوں سے مکمل طور پر آگاہ ہے، وہ دنیاوی کاموں سے کیوں ناواقف ہے۔

پیر رومی یعنی مولانا رومی جواب دیتے ہیں کہ جو شخص روحانیت میں بلند مقام حاصل کرسکتا ہے، اس کے لیے دنیاوی معاملات میں کامیابی چنداں دشوار نہیں ہے۔اگر دانائے رموزِ دیں سے دنیاوی معاملات میں غلطی سرزد ہوجاتی ہے تو اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ وہ حصولِ دنیا کی طرف متوجہ نہیں ہوتا۔

2۔ یہ فرمائیے کہ علم وحکمت اور عشق ومحبت کے حصول کا طریقہ کیا ہے؟

پیر جواب دیتے ہیں کہ یہ دونوں نعمتیں رزقِ حلال سے حاصل ہوسکتی ہیں۔ آج کل اللہ کی محبت اور دین کی حکمت، اِن دونوں نعمتوں کا فقدان اسی لیے ہے کہ نانِ حلال کا حصول بہت دشوار ہے۔

3۔ مرید سوال کرتا ہے کہ خلوت کے بغیر، کلام میں سوز وگداز پیدا نہیں ہوسکتا، لیکن زمانے کا تقاضا یہ ہے کہ انسان جلوت اختیار کرے۔ اندریں حالات مجھے کیا کرنا چاہیے؟

پیر جواب دیتے ہیں کہ اغیار کی صحبت سے اجتناب کرنا بے شک ضروری ہے، لیکن اگر تجھے ہم خیال نصیب ہوجائیں تو اُن کی صحبت میں کوئی حرج نہیں ہے۔ کیونکہ پوستین موسم سرما میں پہنتے ہیں، نہ کہ گرمیوں میں، یعنی جسم کو سردی سے بچاتے ہیں، کیونکہ وہ جسم کو نقصان پہنچا سکتی ہے۔ اسی طرح تجھے لازم ہے کہ اپنی روح کو نااہلوں کی صحبت سے محفوظ رکھ۔

4۔ مرید کہتا ہے کہ ہندوستان میں اب تو نور ہے نہ سوز، اس لیے اہل دل اس ملک میں بہت مایوسی کی زندگی بسر کررہے ہیں۔ اس کا مداوا کیا ہے؟

پیر جواب دیتے ہیں کہ اگر دنیا پرست، مکاری اور بے غیرتی کو عام کررہے ہیں تو خدا پرستوں کو اپنا فرض ادا کرنا چاہیے۔ یعنی انہیں دین کی روشنی اور عشق کی گرمی دنیا میں پھیلانی چاہیے۔

قرآن فہمی کورس 09-2008

دورانیہ: 10 ماہ

اوقات: صبح 9:30 بجے تا دوپہر 2 بجے (پیر تا جمعہ)

داخلے جاری ہیں

(خواتین کے لئے شرکت کا باپردہ اہتمام)

مضامین

بنیادی قواعدِ تجوید	آسان عربی گرامر	ترجمۂ قرآنِ حکیم
قرآنِ حکیم کا منتخب نصاب	دورۂ ترجمۂ قرآن	مطالعۂ حدیث/سیرۃ النبیؐ
مسائلِ طہارت ونماز	دینی وتحریکی لٹریچر	منتخب کلامِ اقبال

مقامات

(1) قرآن اکیڈمی، خیابانِ راحت، درخشاں، فیز 6، ڈیفنس، کراچی۔
فون: 4-5340022، 0321-2650677

(2) قرآن اکیڈمی یاسین آباد، بلاک 9، فیڈرل بی ایریا، کراچی۔
فون: 6806561، 0313-4384547

(3) قرآن اکیڈمی گلستانِ جوہر، سالکین بسیرا، بلاک 14، کراچی۔
فون: 4255995، 0333-2299598

انجمن خدام القرآن سندھ، کراچی
(قرآن اکیڈمی) - رجسٹرڈ

بانی: ڈاکٹر اسرار احمد
نگران: حافظ عاکف سعید

پڑھ کے دیکھیں اس میں کیا ہے

☆ ہماری اکثریت کو یہ نہیں معلوم کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں کیا فرمایا ہے۔ یہ معلوم کرنے کے لیے سلیس اردو میں ترجمہ کیے ہوئے پارے اور تشریحی نوٹس کے ساتھ اسباق مرتب کیے جا رہے ہیں۔ نمونے کا پارہ اور سبق منگوا کر فیصلہ کریں۔ ☆ اسلام کے بنیادی عقائد کو منطق اور دلیل سے سمجھنے کے لیے اسلام کا جائزہ نامی کتب کا مطالعہ کریں۔ ☆ امام بخاریؒ سے پہلے اڑھائی سو سال تک حدیث کی حفاظت کے کام کا تاریخی جائزہ لینے کے لیے ''حدیث کا جائزہ'' کا مطالعہ کریں۔ ☆ نفسیاتی اور ذہنی الجھنوں مثلاً احساس کمتری، انکار کرنے کا سلیقہ وغیرہ کو قرآن وحدیث کی روشنی میں سمجھنے کے لیے ''جینے کا سلیقہ'' کا مطالعہ کریں۔ ☆ خواہشمند اصحاب کو یہ کتب بلامعاوضہ بھی فراہم کی جاتی ہیں۔ تفصیلات طلب کریں یا ویب سائٹ پر دیکھیں